تالمود

بے نقاب ہوتی ہے

Www.Only1or3.com
OnlyOneOrThree.com

مصنف

آئی، بی، پرینےٹس

ترجمہ

رضی الدین سید

نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ

26، اسٹریٹ، کلفٹن، کراچی - 0300-2397571

القرآن!

"اور یاد کرو جبکہ تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ وہ قیامت تک برابر ایسے لوگ بنی اسرائیل پر مسلط کرتا رہے گا جو انہیں بدترین عذاب دیں گے۔" (سورہ اعراف، آیف 167)

(ہٹلر کی بربریت اور حماس کی موجودہ تحریک اسی آیت کا منشاء ہے)

"یہ جہاں بھی پائے گئے، ان پر ذلت کی مار پڑی، کہیں اللہ یا انسانوں کی حفاظت میں انہیں پناہ مل گئی تو اور بات ہے، یہ اللہ کے غضب میں گھر گئے ہیں، اور محتاجی اور مغلوبی ان پر مسلط کر دی گئی ہے"۔ (سورہ آل عمران، آیت 112)

الحدیث

"حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک عادل حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ سور کو ہلاک کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے، زمین پر مکمل امن قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ لوگ اپنی تلواروں کو درانتی کے طور پر استعمال کریں گے۔ تمام خطرناک درندے بے ضرر ہو جائیں گے حتیٰ کہ ایک بچہ لومڑی کے ساتھ کھیلے گا اور وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، اسی طرح ایک بھیڑیا بھیڑ کے ساتھ اور ایک شیر گائے کے ساتھ چریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا"۔ (مسلم۔ مسند احمد)

"مجھے اپنی امت کے سرداروں (لیڈروں) سے خدشہ ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کریں گے، اور قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جبتک کہ میرے لوگ مشرکوں اور بت پرستوں کو اپنا دوست نہ بنالیں"۔ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

www.only1or3.com

WWW.Only1or3.com
OnlyOneOrThree.com

تالمود بے نقاب ہوتی ہے

عیسائیوں سے متعلق خفیہ ربائی تعلیمات

تحقیق

از

آئی بی پرینٹس
(I.B. Prainitis)

رومن کیتھولک پادری، مذہبیات کا ماہر اور
عبرانی زبان کا آنجہانی پروفیسر

مصنف کی یہ تصنیف لاطینی زبان میں تھی جہاں سے روس کے آرک بشپ نے
انگریزی میں ترجمہ کر کے اسے ۱۸۹۲ء میں شائع کیا۔

اردو ترجمہ و تلخیص
رضی الدین سید

نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ
ST-3، بلاک 4، کلفٹن، کراچی۔ 0300-2397571

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	عرض مترجم	3
2	انتساب	4
3	اعلان / دعویٰ	5
4	تالمود	6
5	تالمود میں حضرت عیسیٰ کا بیان	11
6	عیسائیوں کے بارے میں تالمود کیا سکھاتی ہے؟	25
7	عیسائی عبادات و رسومات	32
8	عیسائیوں سے لازماً چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے	39
9	عیسائیوں کو ہر حال میں باہر نکال دیا جائے	47
10	اختتامی گذارشات	69

عرضِ مترجم

دورانِ جستجو ہمیں ایک بہت ہی پرانی کتاب (The Talmud Unmasked) دستیاب ہوئی جس کے ذریعے کافی چشم کشا حقائق سامنے آئے۔
چونکہ اس کتاب کا موضوع ہمارے مقاصد سے ہم آہنگ تھا اس لیے اب اسے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔ (اگر چہ کہ یہ کتاب کی صرف تلخیص ہے)۔ ''تالمود بے نقاب ہوتی ہے'' سے یہودیوں کی خباثت اور ان کے بیمار ذہن کا مزید اندازہ کیا جا سکتا ہے نہ تو وہ اپنے علاوہ کسی اور کو برتر سمجھتے ہیں اور نہ کسی اور قوم کو وہ زمین پہ زندہ رہنے کا حق دینا چاہتے ہیں۔ اپنے آنے والے مسیحا سے بھی ان کی توقعات یہی ہیں کہ وہ ان کی خاطر اہل زمین سے چن چن کر انتقام لے گا اور انہیں ان کا غلام بنائے گا۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہ السلام سے متعلق ترجمہ کرتے ہوئے ہم نے احتیاط کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ متعلقہ حصوں کو یہودیوں کے اصل برہنہ الفاظ میں پڑھا جائے تاکہ ان کی کج فطرت زیادہ واضح ہو کر سامنے آسکے۔ واضح رہے کہ کتاب کی بیہودگیوں سے ادارے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔
ہماری دعا ہے کہ اس کتاب سے مسلمان زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور یہودیوں کے مقابلے میں خود کو بہتر طور پر منظم کر سکیں کیونکہ ایک عظیم خوفناک خونی جنگ آرمیگاڈون (Armegaddon) ہماری طرف مسلسل بڑھی چلی آ رہی ہے۔

رضی الدین سید
اگست 2003

انتساب

عزت مآب (پاپائے روم) کے نام

آپکی اس شفقت کے باعث جو مجھے حاصل رہی ہے اور جسکا میں کئی لحاظ سے اکثر مشاہدہ کرتا رہا ہوں، میں اپنی یہ چھوٹی سی تصنیف آپکی نظر کرتا ہوں۔ اگرچہ ضخامت میں یہ کتاب بہت مختصر ہے لیکن میں نے اس پر اپنی پوری محنت اور توجہ صرف کی ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ کسی ناراضگی کے باعث اسے مسترد نہیں کردیں گے کیونکہ یہ اس شخص کی محنت کا پہلا ثمر ہے جس سے آپ اتنے خوش ہوئے تھے کہ آپ نے اپنی محنتوں کے پہلے ثمر کے تحت مجھے اس اکیڈمی کا ریکٹر مقرر کیا تھا۔ لہٰذا میں آپ سے فدویانہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے اس کام کی برکت کے لیے دعا کریں تاکہ اسکا وہ مقصد پورا ہوجائے جو اس تصنیف کا سبب ہے۔ آپ اس امر کے لیے مجھے اپنی دعاؤں سے بھی نوازیں کہ میں خدائی روشنی اور اس مادر علمی کے پیغام کو مزید پھیلانے کا باعث بنوں جس پر آپ نے آٹھ سال حکمرانی کی ہے اور جس کا آپ سب سے اہم جھومر ہیں۔

اللہ کرے کہ عزت مآب کی خدمت میں میرے یہ الفاظ میری سنجیدہ اور دائمی محنت و شکریہ کا ثبوت بن جائیں۔

عرض گذار

ایوس ٹینس بوناوینچر ایرینےٹس

www.only1or3.com

اعلان / دعویٰ

''ہماری تحریروں کو عام لوگوں تک پہنچنے دو۔ انہیں مشاہدہ کرنے دو کہ ہمارا ضابطہ اخلاق کیسا ہے؟ ہمیں اس امتحان سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہمارا قلب پاکیزہ اور ہماری روح صاف ہے۔ دنیا کی قومیں شوق سے بنی اسرائیل کے گھروں کا جائزہ لیں تو پھر وہ ''بعلم کے ساتھ اسطرح یقین سے پکار اٹھیں گے جب وہ اسرائیل پر لعنت بھیجنے گیا تھا کہ
''اے اسرائیل تیرے خیمے کتنے حسین اور تیرے مکانات کتنے خوبصورت ہیں''![1]

''دنیا کے تمام مذاہب میں ایک یہودی مذہب ہی دوسرے مذاہب کی جانب اپنے رویے میں سب سے زیادہ برداشت کا حوصلہ رکھتا ہے۔ قدیم ربیوں کے اصول جو ہوسکتا ہے کہ غیر یہودیوں خصوصاً عیسائیوں کے معاملے میں کتنے ہی مخالف ہوں، عیسائیوں پر کبھی لاگو نہیں ہوسکتے''[2]

''دنیا کو اعلیٰ ترین ربی حضرات کی تحریروں سے آراء کا ایک مکمل سلسلہ پیش کیا جاسکتا ہے تاکہ دکھایا جاسکے کہ ان مربی حضرات نے اپنی امت (یہودیوں) میں عیسائیوں کے لیے محبت اور عزت کو کتنا زیادہ ابھارا ہے، تاکہ وہ عیسائیوں پر بھائیوں جیسی نظر ڈال سکیں اور ان کے لئے دعائیں کرسکیں۔ یہ عیسائی بھی سچے خدا پر اعتقاد رکھتے ہیں''[3]

''ہم اس ذریعے سے اعلان کرتے ہیں کہ تالمود میں عیسائیوں کے خلاف کچھ بھی مواد موجود نہیں ہے''[4]

---

1. جے نگر Should the Jews become Christians? ص 6، ویانا 1884
2. ڈینیل کالسن Do Jews Use Christian Blood? ص 11-12، سینٹ پیٹرزبرگ 1879
3. میگزین پولینڈ Izraelita (وارسا) نمبر 48 ص 459c، 1891
4. ڈاکٹر اے جلینیک Against the Anti Semites Vianna, (Vianna، 1882 صفحہ 9)

تالمود

تالمود کا نام لفظ ''لموذ'' سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی ''سکھایا گیا ہے لہٰذا اس کا مطلب ''تعلیمات'' ہے۔ دوسرے الفاظ میں تالمود کا مطلب ہوا'' وہ کتاب جس میں تعلیمات موجود ہیں''۔

تالمود کی ابتداء کے بارے میں ربیؔ کہتے ہیں کہ اس کے پہلے مصنف (حضرت) موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس تحریری قانون کے علاوہ جسے خدا نے طور پہاڑ پر پتھر کی سلیٹوں پر انہیں دیا تھا اور جسے ''تورات'' کہتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسکی تشریح یا اس کے زبانی احکام بھی دیے تھے جسے ''تورات شبیل'' کہتے ہیں۔ ربیؔ کہتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر اتنے عرصے تک مقیم رہے[1]۔ ورنہ تحریری دستور (تورات) تو اللہ تعالیٰ انہیں ایک دن میں بھی دے سکتا تھا۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ربیوں نے تالمود کی تشریح و تفسیر جاری رکھی۔ حضرت عیسیٰؑ کے بعد دوسری صدی عیسوی میں ربی یہودا نے جسے اپنی پاکیزہ زندگی کی وجہ سے ''سینٹ'' یعنی ولی کا خطاب دیا گیا تھا، یہ محسوس کیا کہ اس کتاب کا زبانی محفوظ رہنا مشکل ہوتا جارہا ہے اور یہ کہ یہودی اب در بدر ہوگئے ہیں۔ لہٰذا وہ پہلے بزرگ تھے جنہوں نے اس کتاب کو باقاعدہ محفوظ کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔ انہوں نے تمام فہرستیں اور نقشے حاصل کیے اور ان کی مدد سے ایک کتاب ترتیب دی جس کا نام ''مشناہ'' یا ''دوسرا قانون'' (Deuterosis) رکھا۔

''مشناہ'' ہی دراصل تالمود کی اصل بنیاد ہے اور یہودی دنیا بھر میں اسے ایک مستند قانون اور ضابطے کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ بعد میں اسکی مزید تشریحات اور اضافے ہوئے

---

[1] حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پہاڑ پر چالیس دن اور اتنی ہی رات تک مقیم رہے۔ (ر۔ا۔س)

www.only1or3.com

جنکے الگ الگ نام، ''جیمیراہ'' اور'' ٹوزے فوتھ'' (Tosephoth and Geramah) وغیرہ رکھے گئے۔

تالمود کتاب کے چھ اہم حصے:

(1) ZERAIM (زریم) (2) MOED (تہوار)

(3) NASCHIM (خواتین)

(4) NEZIKIN (نقصانات) (5)KODASCHIM (قدوسیت)

(6) TOHOROTH (طہارت)

پھر ان کتابوں میں سے ہر ایک کتاب کے مزید کئی حصے ہیں۔ اس طرح ایک مکمل تالمود 63 کتابوں اور 524 ابواب پر مشتمل ہے۔

عیسائیوں کے نزدیک تالمود کی کیا حیثیت ہے، اس کا بخوبی اندازہ ان قانونی احکامات سے ہوتا ہے جن کے تحت (عیسائی) ریاست اور گرجاؤں کے اعلیٰ ترین صاحبان اختیار نے تالمود کو بار بار ممنوع قرار دیا اور یہودیوں کے اس مقدس (ثانوی قانون) کو آگ کے شعلوں کی نذر کیا۔

553 میں شہنشاہ جیسٹے نیئن نے تمام تالمودی کتابوں کا رومن بادشاہت میں پھیلانا غیر قانونی قرار دیا۔ تیرہویں صدی عیسوی میں پوپ گریگوری IX اور انوسنٹ IV نے ان کتابوں کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ ان میں عیسائی حقائق کے بالکل خلاف ہتک آمیز (BLASPHEMY) مواد شامل ہے۔ انہوں نے اس کتاب کے جلا دینے کا حکم جاری کیا، کیوں کہ اس کے ذریعہ سے متفقہ عقائد کے خلاف نئے اور ہولناک عقائد جنم لے رہے تھے۔

بعد میں بھی بے شمار پادریوں نے اس کتاب کو مسترد کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

سولہویں صدی کے آغاز میں جب کہ گرجا کا سکون نئے مذاہب کی آمد ا سے درہم برہم ہو گیا تھا، یہودیوں نے تالمود کی تقسیم کا کام کھلے عام شروع کر دیا جس کی خصوصیت یہ تھی کہ تالمود نے اس وقت کی ایجاد شدہ طباعت سے فائدہ اٹھایا تھا۔

سولہویں صدی کے اختتام اور سترہویں صدی کے آغاز میں جب کئی نامور شخصیتوں نے تالمود کا سنجیدگی سے مطالعہ شروع کیا تو یہودیوں نے خوف محسوس کرتے ہوئے تالمود سے وہ حصے نکالنے شروع کر دیے جن میں کھلے عام عیسائیوں پر حملے کئے گئے تھے۔ چنانچہ وہ تالمود جو باسل میں ۱۵۷۸ء میں شائع ہوئی تھی، وہ آج کئی جگہ سے تحریف شدہ ہے۔

اورسائی ناڈ (پولینڈ) میں ۱۶۳۱ء میں جرمنی اور دوسرے ممالک کے ربّیوں نے اعلان کیا کہ کوئی ایسی تحریر اور مواد شائع نہیں ہونا چاہیے جو عیسائیوں کو مشتعل کرنے والا اور نتیجتاً اسرائیلیوں کو مصیبت میں گرفتار کرانے والا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی کتابوں میں جو اس کے بعد اور آئندہ شائع ہوئیں، بہت سے مقامات پر خالی جگہیں پائی جاتی ہیں۔ ربّی اپنے ماننے والوں کو زبانی طور پر ان خالی جگہوں کے الفاظ بتا دیتے ہیں کیوں کہ ان کے پاس وہ اصل کتابیں موجود ہیں جن تک عیسائی شاید بہت کم پہنچ پاتے ہیں۔

ایک اور آخری دھوکہ جو انہوں نے کیا وہ یہ ہے کہ اصل عبارت کے ساتھ HIAH (تھا۔ تھی۔ تھے) کے الفاظ شامل کر دیے ہیں تاکہ بتایا جا سکے کہ یہ عبارت کبھی یہاں موجود تھی، لیکن اب نہیں ہے۔

ا۔ اس سے غالباً پروٹسٹنٹ مذہب کی ایجاد ہے، جس نے عیسائیت کی اکائی کے ٹکڑے کر دیے (ر۔ا۔س)

حصہ اول

تالمود کی تعلیمات
عیسائیوں سے متعلق

www.OneOrThree.com

This Book Is Presented

by

WWW.Only1Or3.com

WWW.OnlyOneOrThree.com

WWW.Only1Or3.com

WWW.OnlyOneOrThree.com

تالمود میں حضرت عیسیٰ کا بیان

تالمودی کتابوں کا بیشتر حصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، زندگی، موت اور تعلیمات پر مشتمل ہے۔ ان کا ذکر اکثر و بیشتر ان کے اصل نام کے بجائے ''وہ شخص'' ''وہی آدمی'' ''بڑھئی کا بیٹا'' اور ''وہ جسے پھانسی دی گئی'' کے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔

(الف) عیسیٰ علیہ السلام مسیح کے نام سے متعلق

عبرانی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اصل نام JESCHHUA - HANOSTRI یعنی ''ناصری عیسیٰ'' [1] بتایا گیا ہے۔ انہیں نزارتھ شہر کے نام پر NOSTRI پکارا جاتا ہے جہاں انہوں نے پرورش پائی تھی اس لحاظ سے تالمود میں عیسائیوں کو NOSTRIM یا ''ناصری'' کہا جاتا ہے۔

دوسری طرف چونکہ JESCHUA کا مطلب ''نجات دہندہ ہے'' لہذا یہودی کتابوں میں یہ نام شاید ہی کبھی آتا ہے۔ اس کے بدلے وہ جان بوجھ کر JESCHU کا لفظ استعمال کرتے ہیں جس کے معنی ہیں ''خدا کرے کہ اس (حضرت عیسیٰ) کا نام ذہنوں سے مٹ جائے۔'' [2]

---

[1] اسی سے لفظ ''نصاریٰ'' نکلا ہے۔ (ر۔ا۔س)   [2] یہودی آپس میں جیشو کے بجائے Isschu کا لفظ استعمال کرتے ہیں جو ''لعنت'' کے ہم معنی ہیں، یہ بات بہت معروف ہے کہ اپنے مقدس صحیفوں میں یہودیوں کو Elohe Nekhar (الٰہ) کی عبادت سے روکا گیا ہے۔ یعنی غیر مانوس خدا، یا خدایان۔ لیکن سوال یہ ہے کہ Elohe Nekhar کا اصل مطلب کیا ہے؟ ان کے اپنے بعض پر اسرار طریقوں کے باعث اس کا اصل مطلب ہے کہ جس طرح ہم الٰہونیخار کی پرستش کر کے خداتعالیٰ کی بے عزتی کرتے ہیں، اسی طرح جیشو (حضرت عیسیٰ) کی پرستش کر کے بھی ہم خداتعالیٰ کی بے عزتی کرتے ہیں۔ دیکھی آپ نے سانپ کی کمینگی! یہودیوں کی دعائیہ کتاب میں ایک دعا''۔۔۔ Alenu'' سے شروع ہوتی ہے۔ ابتدا میں یہاں چند الفاظ موجود تھے جو بعد میں عیسائیوں کے خوف سے حذف کر دیے گئے۔ تاہم جگہ خالی چھوڑ دی گئی تا کہ آنے والی یہودی نسلوں کو بتایا جا سکے کہ یہاں سے کچھ الفاظ حذف کیے گئے ہیں۔ حذف شدہ وہ الفاظ یہ ہیں: (بقیہ اگلے صفحہ پر)

1۔ تالمود میں عیسیٰ کو OTHO ISCH ''وہ شخص'' کہہ کر پکارا گیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ وہ شخص جس کے بارے میں سب کو پتہ ہے۔

2۔ نفرت کی بنیاد پر عیسیٰ علیہ السلام کو NAGGAR BAR NAGGAR بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی ''بڑھئی کا بیٹا بڑھئی''۔ اسی طرح انہیں CHARSCH ETAIM (بن) BEN بھی پکارا جاتا ہے یعنی ''لکڑی کا کام کرنے والے کا بیٹا''

3۔ ان کے لیے TALUI کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے جس سے مراد ہے ''وہ آدمی جسے پھانسی دی گئی''۔ ربی سیموئیل کہتا ہے کہ یہودیوں کے لیے عیسائی تہواروں ''کرسمس اور ایسٹر'' میں حصہ لینا ممنوع تھا کیونکہ یہ اس شخص کی خاطر منائے جاتے تھے جسے پھانسی پر لٹکایا گیا تھا۔

(پچھلا صفحہ)

Hammischachavim Lahebhel harik Umipallelim Lelo Loschia-یعنی ''وہ جو جھکتے اور فخر اور حماقت کا ارتکاب کرتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں جو نجات نہیں دے سکتا'' عام طور پر اس سے بت مراد لیے جاتے ہیں لیکن خفیہ طور پر اس سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں جنکا نام نقطوں (.......) سے ظاہر کیا گیا ہے۔ (پریٹس)

(باب دوم) حیات عیسیٰؑ سے متعلق

تالمود ہمیں تعلیم دیتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) ایک ناجائز اولاد تھے، یہ کہ ان کی تخلیق حیض کے دوران ہوئی تھی۔ یہ کہ وہ ایک احمق شخص اور ایک بازیگر تھے۔ یہ کہ انہیں پھانسی دی گئی تھی۔ یہ کہ وہ جہنم میں ڈالے گئے تھے۔ اور یہ کہ اس کے بعد سے ان کے پیروؤں نے انہیں ایک بت بنا کر پوجنا شروع کر دیا ہے۔

ناجائز اولاد اور حیض کے دوران تخلیق

تالمود کی کتاب KALLAH(1b) (18b) میں دیا ہوا ہے۔

''ایک دفعہ جب کہ بزرگ دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، دو نوجوان ادھر سے گزرے جن میں سے ایک کا سر ڈھکا ہوا تھا جب کہ دوسرے کے سر پر کچھ نہ تھا۔ ربی ایلیزر نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص ننگے سر والا ہے وہ ایک ناجائز ''MAMZER'' ہے۔ ربی جوشیوا نے کہا کہ اس کی تخلیق حیض کے دوران ہوئی تھی اور اس کا نام ''بن ندّاہ'' ''BEN NIDDAH'' ہے۔ البتہ ربی ایکیباہ نے تبصرہ کیا کہ نہیں یہ شخص دونوں ہی ہے۔ (یعنی ناجائز اولاد بھی ہے اور اس کی تخلیق دوران حیض بھی ہوئی ہے۔ ر۔ا۔س)

اس پر دوسرے ربیوں نے پوچھا کہ ایکیباہ تم نے دونوں اوّلین ربیوں کی تردید کیوں کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ اپنی بات کا ثبوت دے سکتا ہے۔ لہٰذا اس مقصد کے لئے وہ لڑکے کی ماں کے پاس گیا جو بازار میں بیٹھی سبزیاں بیچ رہی تھی اور اس سے دریافت کیا۔ ''بیٹی اگر تم میرے سوال کا صحیح صحیح جواب دو تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ (آخرت کی) دوسری زندگی میں تمہیں نجات حاصل ہو جائے گی۔ عورت نے ربی سے اس کے قول پر قسم لینے کی درخواست کی جسے ربی نے پورا کیا۔ مگر اس نے قسم کی خاطر صرف ہونٹ ہلائے ورنہ دل میں

تو دراصل اس نے کوئی عہد نہیں کیا تھا۔ پھر ربی نے اس عورت سے پوچھا ذرا یہ تو بتاؤ یہ تمہارا کس قسم کا بیٹا ہے؟ عورت نے جواب دیا۔ جس دن میری شادی ہوئی، میں ماہانہ حیض میں مبتلا تھی، چنانچہ اس کے باعث میرا شوہر مجھے چھوڑ کر چلا گیا لیکن ایک بدروح وہاں آئی اور اس نے میرے ساتھ شب باشی کی چنانچہ اس صحبت کے نتیجے میں میرے یہاں یہ بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اس طرح ربی کی یہ بات بالکل صحیح ثابت ہوئی کہ یہ لڑکا نہ صرف ناجائز اولاد ہے بلکہ اس کی تخلیق بھی دوران حیض ہوئی تھی۔ آخرکار جب ربی سے سوال کرنے والوں کو اس سچائی کا پتہ لگا تو وہ پکار اٹھے، ہمارا ربی اکیباہ کتنا عظیم ہے کہ اس نے اپنے بزرگ ربیوں کی تصحیح کردی۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ ''کتنا عظیم ہے اسرائیل کا خدائے عظیم جس نے جوزف (یوسف) کے بیٹے ربی اکیباہ پر اپنا راز وحی کیا!''۔

یہ کہانی ہماری کی ساری حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مریم" کے بارے میں ہے۔ یہودی اسے اچھی طرح سمجھتے ہیں کیونکہ اس کی مزید وضاحت ان کی کتاب ''عیسیٰ کی اولادیں'' (The Generations of Jesus)[1] سے بھی ہوتی ہے، جسمیں ہمارے نجات دہندہ کی پیدائش کا ذکر اسی طریقے سے کیا گیا ہے۔

اسی طرز کی ایک اور کہانی "Sanhedrin, 67-a" میں بھی بیان ہوئی ہے۔ یہی طریقہ انہوں نے لُد میں ''اسٹاڈا'' کے ساتھ اپنایا۔ انہوں نے Passover کے تہوار کے[2] کے موقع پر اسے پھانسی پر لٹکا دیا۔ اسٹاڈا ''پندیرا'' کا بیٹا تھا۔ ربائی ''کاسٹڈا'' کے بیان کے مطابق پندیرا، اسٹاڈا (بیٹے کی ماں کا) شوہر تھا[3]۔ اور وہ یہودا کے بیٹے

---

[1] Toldath Jeschu (اصل عبرانی نام) (پریے نس) [2] Good Friday (ر۔ا۔س)

[3] کتاب میں ایک چھوٹا سا نوٹ دیا ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ناجائز اولاد ہونے کے باوجود اسے اس کے والد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ (مصنف)

''پافوس'' (Paphus) کے زمانے میں حیات تھا۔ لیکن اس لڑکے کی ماں اسٹاڈا، ''مگڈالا کی میری'' (یعنی عورتوں کے بال کاٹنے والی) کہلاتی تھی جس نے پومباڈیتا Pumbadita کے بیان کے مطابق ''اپنے شوہر کو چھوڑ دیا تھا''

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ یہ ''میری'' (عورتوں کے بال کاٹنے والی) اسٹاڈا یعنی ایک طوائف کہلاتی تھی کیونکہ پومباڈیتا کے سکھائے ہوئے سبق کے لحاظ سے اس نے (نعوذ باللہ) بدکاری کے بعد اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ یہی بیان ''یروشلم تالمود'' اور'' میمونائڈس'' میں بھی موجود ہے۔

یہ بات کہ یہاں حضرت عیسیٰ کی انہی والدہ مریم کا ذکر ہے، اس کی تصدیق ٹریکٹ شگیگاہ Tract Chagigah نامی کتاب سے بھی ہوتی ہے۔ (حوالہ 4b)

''جب ربّائی بیبھائی کے پاس ایک بار موت کے فرشتے نے دورہ کیا تو فرشتے نے اپنے نائب سے کہا کہ ''جاؤ اور بال تراشنے والی میری کو لے آؤ'' (یعنی اسے ہلاک کر دو)۔ لہٰذا وہ نائب گیا اور کسی دوسری میری کے بدلے بچوں کے بال تراشنے والی میری کو لے کر آ گیا۔ اس کے آگے حاشیے میں لکھا ہے کہ وہ Peloni (''اس آدمی'') کی ماں تھی اور اسکا یہ نام ٹریکٹ Schabbath میں بھی آیا ہے (104b)۔

شباتھ میں یہ ذکر اس طرح آیا ہے۔

''ربائی ایلیزر نے بڑوں سے کہا'' کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اسٹاڈا کے بیٹے نے اپنا گوشت کاٹ کر مصریوں والے جادو کا عمل کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا'' وہ ایک احمق آدمی تھا اور بے وقوف افراد کی حماقتوں پر ہم کوئی توجہ نہیں دیتے۔

Buxtrof میں لکھا ہے!

''اسٹاڈا کا بیٹا (Ben Stada) کون تھا؟۔ اسکے بارے کسی کو نہ تو کوئی شک ہے اور نہ ہی یہودی اسے سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ اگرچہ تالمود کے اضافی بیانات کے اندر ربی اپنی کمینگی یہ کہہ کر چھپانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس سے یسوع مسیح مراد نہیں ہے۔ لیکن ان کا یہ فریب آسانی سے ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ دوسرے ثبوت بتاتے ہیں کہ عیسیٰؑ کے متعلق جو کچھ وہ لکھتے اور بیان کرتے ہیں انہیں وہ سب اچھی طرح معلوم ہے۔ تالمود کے بعض دوسرے حصوں میں عیسیٰؑ ناصری کو پنڈیرا کا بیٹا بھی کہا گیا ہے۔

''دوئم یہ کہ اسٹاڈا کو Mary بھی کہا گیا ہے۔ اور یہ میری ''بیلونی'' یعنی ''ایک مخصوص شخص'' کی والدہ ہے جس سے یقینی طور پر یسوع مسیحؑ مراد ہے۔ اور اس طرح انہوں نے اس کے نام کو ڈھانپنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اصل نام کے افشاء سے انہیں خطرہ محسوس ہوتا تھا۔ اور یہی نام یسوع ناصری کی والدہ کا بھی تھا۔''

سوئم انہیں گناہ کی ترغیب دلانے والا بھی کہا گیا ہے۔ انجیلیں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی اسی نام سے بلاتے تھے۔ ان کی تحریریں گواہ ہیں کہ وہ انہیں آج بھی اسی نام سے یاد کرتے ہیں۔

چہارم انہیں یہ کہہ کر بھی پکارا جاتا ہے کہ ''وہ جسے پھانسی پر چڑھایا گیا''۔ اس سے بالیقین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پھانسی کی طرف اشارہ ہے۔ خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ ''پاس اوور'' (یوم وفات) کے الفاظ بھی ساتھ ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔

مزید بات اسٹاڈا کے بیٹے کی اس صفت سے تعلق رکھتی ہے جس کے تحت بتایا گیا ہے کہ وہ جسم کا گوشت کاٹ کر مصری جادو پر عمل کیا کرتا تھا، اگرچہ دوسرے واقعات ہمارے اس بیان کی تردید بھی کرسکتے ہیں لیکن یہودی تحریروں میں یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ اور ایسا

اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ عیسائی آسانی سے ان کی چالاکیوں سے واقف نہ ہو سکیں۔[1]
مزید یہ کہ ''خفیہ کتابوں میں''، جنہیں عیسائی ہاتھوں میں جانے سے روکنے کے لیے بہت سختی کی جاتی ہے، کہا گیا ہے کہ عیسیٰؑ میں ''ایساؤ'' کی روح داخل ہوگئی تھی جس کی وجہ سے وہ (نعوذ باللہ) برائی کی علامت بن گیا تھا بلکہ یہ کہ عیسیٰ خود ہی ''ایساؤ'' بن گیا تھا۔

www.Only1or3.com
OnlyOneOrThree.com

[1] یہودی خود بھی اس امر کا اعتراف کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ''سیفر جوشا سین'' نامی کتاب میں دیا ہوا ہے کہ ''ربائی نصاریٰ کو ہمیشہ یہ کہہ کر دھوکا دیتے رہے ہیں کہ وہ یسوع (Jesus)، جس کے بارے میں تالمود ذکر کرتی ہے، یہ عیسائیوں کے وہ عیسیٰ مسیح نہیں ہیں''۔ یہ کتاب مزید کہتی ہے کہ ''ایسا وہ اس لیے کرتے ہیں کہ کہیں امن برباد نہ ہو جائے''۔ (پیرینٹس)

www.OnlyOneOrThree.com

ایک جادوگر و بازی گر

ایک غیر معروف کتاب (Toldoth Jeschu) میں ہمارے نجات دہندہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ

"اور عیسیٰ نے کہا" کیا الیسیاہ اور داؤدؑ (میرے سابقین نے) میرے بارے میں پیش گوئی نہیں کی تھی؟ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم میرے بیٹے ہو اور آج میں نے تمہیں جنم دیا ہے (نعوذ باللہ)۔ لہٰذا آج میں اپنے باپ کی طرف جا رہا ہوں جو آسمانوں میں ہے اور وہاں میں اس کے دائیں ہاتھ کی طرف بیٹھوں گا۔ تم مجھے وہاں اپنی آنکھوں سے بیٹھا ہوا دیکھو لوگے۔ لیکن اے جوڈاس، تم اتنی بلندی تک کبھی نہ پہنچ سکوگے۔ پھر یسوعؑ نے اپنے عظیم خدا کا نام بلند کیا اور کرتا رہا حتیٰ کہ ایک ہوا آئی اور اسے آسمان اور زمین کے درمیان لے گئی۔

جوڈاس نے بھی اسی طرح خدا کا نام بلند کیا اور وہ بھی اسی طرح اوپر لے جایا گیا۔ اب اوپر آسمانوں میں دونوں موجود تھے۔ نیچے یہ منظر دیکھنے والے سب کے سب حیران تھے۔ پھر جوڈاس نے ایک بار پھر خدا کا نام بلند کیا اور یسوعؑ کو پکڑ کر نیچے زمین کی طرف دھکیل دیا۔ جواباً یسوعؑ نے بھی جوڈاس کے ساتھ یہی عمل دہرایا اور اس طرح وہ دونوں آپس میں لڑنے میں مصروف ہو گئے۔

پھر جب جوڈاس نے محسوس کیا کہ وہ یسوعؑ کے عمل پر قابو نہیں پا سکتا تو اس نے یسوع پر پیشاب کر دیا۔ اسطرح جب دونوں ناپاک ہو گئے تو وہ زمین کی جانب پھینک دیے گئے۔ اس کے بعد وہ دونوں اللہ کا مقدس نام دوبارہ اس وقت تک نہیں لے سکتے تھے جب تک کہ انہوں نے نہا دھو کر خود کو پاک نہ کر لیا"۔

اب جولوگ اس طرح کی شیطانی بکواسوں پر یقین رکھتے ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ ان لوگوں کے بارے میں ہمیں ہمدردی کا جذبہ ابھارنا چاہیے یا نفرت کا؟

جہنم میں تدفین

''کتاب ظہر III (282) [1] کے ذریعے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک درندے کی موت مرے تھے، اور انہیں ایک ''گندے ڈھیر'' میں مدفون کیا گیا تھا جہاں مردہ کتے اور گدھے دفن کیے جاتے تھے اور جہاں ایساؤ (عیسائی) اور اسماعیلی (ترکی) اور عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم، غیر ختنہ شدہ، کتوں کی طرح ناپاک دفن کیے جاتے ہیں'' (یہ الفاظ ہم نے بڑی کراہیت کے ساتھ درج کیے ہیں، ر۔ا۔س)

کتاب (Hilkoth Melakhim) میں لکھا ہوا ہے۔

''اگر اس کے کہنے کے مطابق ہر چیز ٹھیک ٹھاک وجود میں آ رہی ہوتی اور اگر اس نے عبادت گاہ تعمیر کرلی ہوتی اور بکھرے ہوئے اسرائیلیوں کو ایک جگہ جمع کرلیا ہوتا، تب تو وہ یقیناً مسیحا ہوتا۔ لیکن چونکہ اس نے یہ تمام کام انجام نہیں دیے، اور پھر بھی اسے مار دیا گیا تو پھر یہ بات واضح ہے کہ یہ وہ مسیحا نہیں ہے، قانون جس کا احترام کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

''تمام نبیوں نے پیشن گوئی کی تھی کہ عیسیٰ اسرائیل کو آزاد کریں گے، اسے نجات دلوائیں گے، اسکے بکھرے ہوئے لوگوں کو جمع کریں گے، اور انکے قوانین کی تصدیق کریں گے، لیکن وہ فی الحقیقت اسرائیل کی بربادی کا سبب بن گئے۔ جبکہ لوگوں کو مزید منتشر کیا اور انہیں رسوائی سے دوچار کیا۔ حتیٰ کہ قانون بدل کر کیا سے کیا ہوگیا۔ اور دنیا کے بڑے حصے میں۔

---

[1] یہودی شریعت کی ایک اہم کتاب (ر۔ا۔س)

ایک دوسرے خدا ۱؎ کی پرستش ہونے لگی۔

آیورڈی ۲؎ (Ioredea) 150.2 میں درج ہے۔

''حتیٰ کہ اگر کسی یہودی کو اپنے پاؤں کے پاس کوئی لکڑی یا ہڈی کا ٹکڑا ملے، یا وہ اس کے سامنے اپنی رقم پھینک دے، تو اسے ہڈی یا لکڑی کے ٹکڑے ہٹانے یا اپنی رقم اٹھانے کے لیے ہرگز نہیں جھکنا چاہیے تاکہ بت کی تعظیم کا گمان نہ ہو، بلکہ اس موقع پر اسے یا تو بیٹھ کر، یا بت کی طرف پیٹھ کر کے ہڈی وغیرہ کو ہٹانا چاہیے۔ (بت سے یہاں مراد حضرت عیسیٰؑ کا مجسمہ ہے۔ ر۔ا۔س)

''لیکن جہاں کہیں یہودی کو ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو اسے وہاں مندرجہ ذیل ہدایت پر عمل کرنا چاہیے''۔

''اس بات کی ہرگز اجازت نہیں ہے کہ کسی شہزادی یا پادری کے آگے، جو اپنی روایت کے مطابق لباس پر صلیب آویزاں کرتے ہیں، جھکا جائے یا (تعظیماً) اپنا ہیٹ اتارا جائے۔ اس بات کی بہرحال احتیاط کرنی چاہیے کہ ان کی یہ بے رخی عیسائیوں کی نگاہ میں نہ آجائے۔

''مثلاً یہ ہوسکتا ہے کہ (اس موقع پر) وہ یہودی کچھ سکے زمین پر پھینک دے اور انہیں جھک کر اٹھالے۔ لیکن یہ کام بھی ان کے بالکل سامنے آنے سے پہلے ہی کرلینا چاہیے، اس صورت میں جھک جانے یا اپنا ہیٹ ہٹانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے''۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ صلیب اور صلیب میں بھی فرق رکھا گیا ہے، ایک صلیب وہ ہے جس کی تکریم کی جائے۔ اور ایک صلیب وہ ہے جسے گردن میں محض زیبائش کے لیے

۱؎ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کی صلیب (ر۔ا۔س)

۲؎ خوراک اور طہارت کے بارے میں یہودیوں کی اہم شرعی کتاب (ر۔ا۔س)

پہنا جائے، اوّل الذکر کو بت سمجھنا چاہیے جبکہ بعد والے کو بت سمجھنا ضروری نہیں ہے۔ واضح رہے کہ صلیب کی وہ علامت جسے عیسائی ہاتھ کے اشارے سے تصوراتی طور پر بناتے ہیں اور برکت کی خاطر عیسائی جس کے عادی ہوتے ہیں، یہودیوں میں اسے ''انگلیوں کا ادھر سے ادھر ہلانا'' کہا جاتا ہے۔(hinc et hinc)[1]

جانچا جانا ممکن نہیں ہے

مندرجہ ذیل معاملہ پر Nizzachon کا مصنف یہ دلائل پیش کرتا ہے۔

''عیسائیوں کا ایک تحریری قانون یہ ہے کہ اگر کوئی یہودی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے، تو اپنا دوسرا گال بھی اسکے سامنے پیش کردو۔ اس طرح باب VI آیت 27 میں درج ہے کہ اپنے دشمنوں سے محبت کرو، جو تم سے نفرت کرتا ہے، اسے نیک تمنائیں پہنچاؤ۔ جو تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تم دوسرا گال بھی اسپیش کردو، جو تمہاری چادر لے کر بھاگے تم اسے اپنی قمیض بھی دے دو'' وغیرہ (آیت 39 - Chapter V) لیکن میں نے نہ تو کسی عیسائی فرد کو اس قانون کی پاسداری کرتے ہوئے پایا اور نہ خود عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی ایسا کیا کیونکہ ہمیں John باب 18 اور آیت 22 میں ملتا ہے کہ ایک بار جب کسی نے ان (حضرت عیسیٰؑ) کے چہرے پر تھپڑ مارا تو انہوں نے دوسرا گال پیش نہیں کیا بلکہ وہ اس تھپڑ پر بہت ناراض ہوئے۔ انہوں نے پلٹ کر سوال کیا ''تم نے مجھے تھپڑ کیوں مارا ہے؟''

---

1. Kad. Hakkem, 20a (پیریے ٹس)

تبصرہ

''اس کتاب کا مصنف جس کے ہاتھ میں انجیل بھی تھی اور ''انبیاء کے قوانین''
Acts of Apostles بھی۔ اسے یہ بات بہر حال سمجھ لینی چاہیے کہ حضرت عیسیٰؑ
نے ایک طرف مارے جانے پر دوسرا گال پیش کرنے کی ہدایت کن حالات میں دی تھی؟۔
کیوں کہ ایک دوسرے مقام پر حضرت عیسیٰؑ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر آنکھیں اور ہاتھ اور
بازو اس شخص کی عزت کو برقرار نہ رکھ سکیں تو ہاتھ کاٹ دو اور آنکھیں نکال لو''۔

باب سوئم عیسائی

اس باب میں تین چیزیں قابل غور ہیں۔یعنی یہ کہ۔

ا۔ تالمود میں عیسائیوں کو کس نام سے پکارا جاتا ہے؟۔

۲۔تالمود عیسائیوں کو کس قسم کا آدمی بنا کر پیش کرتی ہے؟۔

۳۔تالمود عیسائیوں کی مذہبی عبادات کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہے؟۔

(الف) تالمود میں عیسائیوں کے نام

جس طرح ہماری زبان میں عیسائی حضرت عیسیٰؑ سے منسوب ہیں۔اسی طرح تالمود کی زبان میں عیسائیوں کو Notsrini کہتے ہیں یعنی نصاریٰ کا مسیحا Jesuse the Nazarene،لیکن تالمود میں عیسائیوں کے لیے اور بھی کئی الفاظ ملتے ہیں جنہیں وہ دیگر غیر یہودیوں کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں جیسے (عبدِ ایلیلم)

(1) Obdhe Elilim (2) Akum (3) Abhodah Zarah
(4) Minim (5) Nokhrim (6) Amme Haarets
(7) Goim (8) Apikorosim (9) Kuthrim (10) Edom

Perusch (78-c) میں کہا گیا ہے۔

ا) عبدایلیلم Obhde Elilim Orach Chaiim (215.5) میں کہا گیا ہے۔"کسی ناپاک شخص کے لیے جو بتوں کا پرستش کرنے والا (Obhde Elilim) ہے نیک دعائیں نہیں کرنی چاہیں"۔

۲) عبدوزارا Abbodah Zarah اور سب کو معلوم ہونا چاہیے کہ عیسائی لوگ جو

عیسیٰ کے ماننے والے ہیں باوجودیکہ انکی تعلیمات میں اختلاف ہے، پھر بھی وہ سب کے سب بتوں کے ماننے والے ہیں، یعنی Abhodah Zarah عبدزارا ہیں۔

۳) Goim نسل غیر یہودیوں کو یہودی Goi اور انکی عورتوں کو Goiah کہتے ہیں۔ یہ نام بت پرستوں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ البتہ تالمود کے حالیہ نسخوں (مثلاً 1863 کے وارسا ایڈیشن) میں Goi کی اصطلاح اب جان بوجھ کر ہٹادی گئی ہے اور غیر یہودیوں کے لیے دوسرے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

۴) ایڈوم Edom-Edomites ربی بن ایذرا جب شہنشاہ کونسٹنٹائن کے بارے میں گفتگو کرتا ہے جس نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا تھا[1] اور جس نے اپنے پرچم پر ''مصلوبِ خدا'' (حضرت عیسیٰؑ) کی تصویر شامل کرلی تھی تو وہ کہتا ہے ''اسی لیے روم کو ایڈومائٹس کی سلطنت کہا جاتا ہے''۔ اور ربی بیقائی اپنی کتاب (CH-LXVI) Kad Hakkemach میں لکھتا ہے، ''یہ لوگ ایڈومائٹس کہلاتے ہیں اور یہ لوگ اپنی انگلیوں کو ادھر اور ادھر ہلاتے ہیں'' (یعنی صلیب کے نشان کا اشارہ بناتے ہیں).

---

[1] شاہ کونسٹنٹائن (روم) نے 330 عیسوی کے قریب اپنا مذہب چھوڑ کر عیسائیت قبول کرلی تھی جس کے بعد پسی اور دبی ہوئی عیسائیت کو آناً فاناً فروغ حاصل ہوگیا تھا (ر۔ا۔س)

(ب) عیسائیوں کے بارے میں تالمود کیا سکھاتی ہے؟

گزشتہ باب میں ہم نے دیکھا کہ عیسائی مذہب کے بانی کے بارے میں یہودیوں کی رائے کیا ہے اور کتنی حقارت سے وہ انہیں دیکھتے ہیں؟ لہٰذا یہاں یہ سوچنا غلط ہوگا کہ وہ عیسیٰ نصاریٰ کے ماننے والوں کو کسی اچھے الفاظ سے یاد کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسائی بت پرست اور سب سے بدترین قوم ہیں، ان سے بھی زیادہ بدترین جو ترک[1] قاتل، بدکار، ناپاک جانور اور گندگی ہیں۔ انکے نزدیک انہیں انسان کہنا بھی توہین ہے، وہ انسان کی شکل میں درندے، گائے، گدھے، سور اور کتے بلکہ کتوں سے بھی بدتر ہیں، وہ درندوں کی طرح بدکاری کرتے اور انتہائی ظالم نسل میں سے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ان کی روح شیطان کی ہوتی ہے اور مرنے کے بعد وہ جہنم میں شیطان ہی میں واپس چلی جائے گی۔ حتیٰ کہ ایک مردہ عیسائی بھی جانور سے مختلف نہیں ہوتا ہے۔

۱) بت پرست

چونکہ عیسائی ''اس شخص'' (That Man) کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں جسے یہودی گناہ کی ترغیب دلانے والا اور بت پرست قرار دیتے ہیں اور چونکہ عیسائی ''اس شخص'' کی خدا کی مانند عبادت کرتے ہیں اس لیے وہ انہیں بت پرست کہہ کر پکارتے ہیں۔ وہ تمام لوگ جن کا نام عیسائی ہے وہ بت پرست ہیں۔ (انفرا۔ باب ۲۔ ص ۴۲)

۲) عیسائی ترکوں سے بھی بدتر ہیں

Hilkhoth Maakhaloth (باب ix) میں ''میمونائڈس'' کہتا ہے۔

''مذہب تبدیل کرنے والے کو کسی اجنبی[2] کی شراب پینے کی اجازت نہیں ہے یہی

---

[1] مسلمانوں کو بھی وہ بدترین سمجھتے ہیں۔! (ر۔ا۔س) [2] یعنی نیا یہودی (ر۔ا۔س)

معاملہ ان غیر بت پرستوں یعنی ترکوں (اسماعیلیوں) کے ساتھ ہے۔ کسی یہودی کو ان کی شراب پینے کی اجازت نہیں ہے، البتہ وہ یہودی اس شراب سے کوئی دوسرا فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن چونکہ عیسائی بت پرست ہیں لہذا انہیں ان سے اپنے فائدہ کے لیے بھی شراب لینے کی اجازت نہیں ہے۔

۳) قاتل

عبدے زارا [1] (22a) میں لکھا ہوا ہے۔ ''کسی یہودی کو غیر یہودیوں کے ساتھ تعلق نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ انکا مشغلہ ہی خون بہانا ہے۔ اسی طرح lore Dea (153-2) میں کہا گیا ہے۔ ''کسی بھی اسرائیلی کو Akum (عیسائیوں) سے تعلق نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ ان کا کام قتل و غارت گری کرنا ہے'' Orach Chaiim (20-2) کہتی ہے''۔ اپنا اوورکوٹ کسی ایکوم کو انگلیوں سے مت بیچو کہ کہیں سڑک پر وہ یہودی سے مل جائے اور اسے قتل کر دے۔''

۴) بدکار

عبدے زارا (15-b) میں لکھا ہے'' مذکر جانوروں کو جنیٹائل (عیسائیوں) کے باڑوں میں انکے آدمیوں کے ساتھ اور مؤنث جانوروں کو انکی عورتوں کے ساتھ ہرگز نہ چھوڑا کرو بلکہ ان کے مؤنث جانوروں کو انکے مردوں کے ساتھ اور مذکر جانوروں کو انکی عورتوں کے ساتھ بھی نہ چھوڑا کرو۔ اسی طرح اپنی بھیڑوں کو بھی ان کے چرواہوں کے ساتھ نہ چھوڑا کرو، ہوسکتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ بدکاری کریں، اسکے آگے (22,a) میں لکھا ہوا ہے کہ ''عورتوں کو ان (عیسائیوں) کے ساتھ رہنے کی اجازت

---

[1] بت پرستی کے خلاف یہودی مذہبی کتاب (ر۔ا۔س)

نہ دی جائے کیونکہ جنس کے معاملے میں وہ بہت بے قابو ہیں''

(22-b) میں لکھا ہوا ہے کہ

''۔۔۔۔ کیونکہ جینٹائل (عیسائی) مرد جب پڑوسی کے گھر میں اس کی بیوی سے بدکاری کرنے داخل ہوتے ہیں اور وہاں عورتوں کو نہیں پاتے تو وہ باڑے میں بندھی ہوئی بھیڑوں کے ساتھ اپنی ہوس پوری کرتے ہیں۔ پھر بعض اوقات جب کہ پڑوسیوں کی بیویاں گھر میں موجود ہوتی ہیں، تب بھی وہ جانوروں کے ساتھ بدکاریاں کرنے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ انہیں اپنی عورتوں سے زیادہ اسرائیلیوں کی بھیڑیں اس کام کے لیے زیادہ پسند ہیں''۔

۵) ناپاک

Schabbath) ۱ (145-b) میں درج ہے۔

''گوئم ناپاک کیوں ہیں؟ کیوں کہ وہ غلیظ چیزیں اور ایسے جانور کھاتے ہیں جو زمین پر پیٹ کے بل رینگتے ہیں''۔

اسی طرح عبدزاراہ (22b) میں لکھا ہوا ہے کہ

''گوئم نجس کیوں ہوتے ہیں؟ کیونکہ وہ طور پہاڑ پر موجود نہیں تھے۔ جب سانپ حضرت حوا میں داخل ہوا تو اس نے حضرت حوا کو نجس کر دیا لیکن یہودی اس نجاست سے اس لیے پاک ہوگئے کہ وہ طور پہاڑ پر کھڑے ہو گئے تھے۔ دوسری طرف گوئم (عیسائی) طور پہاڑ پر نہیں گئے تھے اس لیے وہ نجس ہی رہے''۔

---

۱ سبت۔ اس روز کام کرنا ممنوع ہے۔ (ر۔ا۔س)

Iore Dea (198-48) میں درج ہے کہ

"جب یہودی عورتیں نہا کر باہر نکلیں تو انہیں خیال رکھنا چاہیے وہ کسی دوست سے ملتے وقت وہ پہلے کہیں کسی نجس یا عیسائی سے نہ مل لیں۔ تاہم اگر ایسا ہو جائے اور اگر وہ پاک رہنا چاہتی ہے تو اسے نہانے کے لیے دوبارہ واپس جانا چاہیے"۔

Biur Hetib میں ہدایت ہے

"اگر کوئی (یہودی) عورت کسی نجس چیز مثلاً کتا، گدھا، عیسائی، اونٹ، سور، گھوڑا یا برص والے شخص کو دیکھے تو اسے دوبارہ نہانا چاہیے"۔

۶) شکل میں درندوں سے مختلف

Midrasch Talpioth (fol . 225d) کتاب کہتی ہے۔

"خدا نے انہیں انسانوں کی شکل میں اسرائیلیوں کی شان کے لیے پیدا کیا ہے۔ لیکن Akum کو محض اسلیے تخلیق کیا گیا ہے کہ وہ دن رات یہودیوں کی خدمت گزاری کریں۔ انہیں اس خدمت سے رکنے کی اجازت کبھی نہیں دی جاسکتی۔ بادشاہ کے بیٹے (اسرائیلی) کے لیے یہ بات طے ہے کہ جانور اپنی قدرتی شکل میں اور جانور انسانوں کی شکل میں اس کے لیے خدمت انجام دے"۔

اسی طرح Orach Chaiim (57,6a) میں درج ہے، "اگر سوروں کی بیماری کے دوران ان پر ترس کھایا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ انکے خصیے ہمارے خصیوں ہی کی طرح ہیں، تو اس طرح کی تکلیف کے دوران Akum پر اور کتنا زیادہ ترس کھانا چاہیے؟"۔

۶) جانور

ظہر II (64b) کتاب کہتی ہے۔

''جولوگ بت پرستی کرتے ہیں، اور جو گدھے اور گائے کہلاتے ہیں''

Buxtorf(Lex) کتاب کہتی ہے۔

''جنگلی سور سے مصنف کی مراد یہاں عیسائی ہیں جو سور کھاتے ہیں۔ جنہوں نے اسرائیل کے باغ یروشلم کو تباہ کر دیا اور جو ''معطل'' مسیحا پر ایمان رکھتے ہیں۔ [1]

۷) جانوروں سے بھی بدتر

''کیونکہ وہ جانوروں سے بھی بدتر ہے۔۔۔۔۔۔آخر یہاں زخمی جانور کے گوشت کو کتوں کے آگے پھینکنے کی ہدایت کیوں کی گئی ہے؟، اس لیے کہ تمہیں سکھایا جائے کہ ''نوخری'' (یعنی عیسائی ۔ ر۔ا۔س) سے زیادہ کتے کی عزت کی جانی چاہیے

(Exodus xxii , 30)۔

۸) وہ جانوروں کی طرح ملاپ کرتے ہیں

Kethuboth (3b) میں کہا گیا ہے کہ ربی ''ہونا'' کہتا ہے۔ ''تم یہاں گدھے کے ساتھ رہو۔ یعنی ایسے افراد کے ساتھ جو گدھے کی مانند ہیں۔ لہٰذا وہ شادی کیے جانے کے قابل نہیں ہیں''۔

''اور ابن حزیر Eben Haezer (44,8) میں کہا گیا ہے۔ ''اگر کوئی یہودی کسی Akum (عیسائی) یا اس کے کسی ملازم کے ساتھ شادی کرے گا تو یہ شادی غیر قانونی تصور ہوگی۔ کیونکہ عیسائی اس قابل نہیں ہیں کہ ان کے ساتھ شادی رچائی جائے۔ اسی طرح سے اگر کوئی Akum یا ا۔ کا ملازم کسی یہودی کے ساتھ شادی رچاتا ہے، تب

---

[1] یعنی یہ کہ وہ ایک بار پھر زمین پر لوٹیں گے (ر۔ا۔س)

بھی یہ شادی بے حیثیت ہوگی"

ظہر (II.64b) میں بتایا گیا ہے۔

"کیونکہ اگر (یہ عیسائی) بڑی تعداد میں بچے پیدا کرتے رہے تو ہمارے لیے ان کے باعث اپنا وجود برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ وہ کتیاؤں کی طرح (بہت سے) بچے پیدا کرتے ہیں"۔

۹) شیطان کی اولاد

"کیونکہ یہ (عیسائی) اس قدیم سانپ (شیطان) کی اولاد ہیں جنہوں نے حضرت حوا کو بہکایا تھا (I,28b,Zohar

"کیونکہ عیسائی ختنہ نہیں کراتے اور کیونکہ ختنہ کرانے کے بعد ہی کسی یہودی کے گوشت میں خدا کا نام مکمل ہوتا ہے اسی لیے انہیں Sched یعنی شیطان کی اولاد کہا جاتا ہے"۔

۱۰) عیسائیوں کی روح بدی اور ناپاک ہے

یہودیوں کی تعلیمات میں سے یہ بھی ہے کہ خدا نے دو قسم کی فطرتیں پیدا کی ہیں۔ اچھی اور بری، یا پاک اور ناپاک، کہا گیا ہے کہ عیسائی ناپاک فطرت سے پیدا کیے گئے ہیں۔

ظہر (I.46b,47a) میں درج ہے۔

"اور اس نے ہر جاندار مخلوق پیدا کی، یعنی اسرائیلیوں کو پیدا کیا۔ کیونکہ یہودی سب سے اونچے خدا کی اولاد ہیں اور ان کی پاک روحیں اسی خدا سے نکلی ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ ان بت پرست غیر یہودیوں Gentiles کی روح کہاں سے آئی ہے؟ ربی

ایلیز ز کے مطابق بائیں جانب سے، جس کے باعث ان کی روحیں ناپاک گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سب کے سب ناپاک ہیں اور ان تمام لوگوں کو بھی ناپاک کرتے ہیں جوان سے رابطے میں آتے ہیں''۔

11) مرے ہوئے عیسائیوں کی تقدیر

عیسائیوں کے مردہ جسم کو مقدس صحیفوں میں استعمال شدہ لفظ ''Pegarim'' سے پکارا جاتا ہے۔ جو فضول اور جانوروں کے مردہ جسموں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لہذا کتاب Schulchan Arukh ہدایت دیتی ہے کہ مردہ عیسائی کے بارے میں وہی الفاظ استعمال کرنے چاہئیں جو ہم کسی مردہ جانور کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

WWW.Only1Or3.Com
OnlyOneOrThree.com

III عیسائی عبادات ورسومات

یہودی چونکہ عیسائیوں کو بت پرست کہتے ہیں اس لیے وہ ان کی تمام عبادات کو بھی بت پرستانہ قرار دیتے ہیں۔ان کے پادری "بعل [1] کے پادری"، ان کی عبادت گاہیں جھوٹ اور بدی کا مظہر اور ان کی عبادتوں کی اشیاء مثلاً مجسمہ، کتاب اور پیالے وغیرہ سب کی سب بتوں کی خدمت گزاری کی اشیاء کہلاتی ہیں۔ان کی پوشیدہ اور ظاہری نمازیں گناہوں سے پرُ اور خدا سے بغاوت والی سمجھی جاتی ہیں، اور اسی طرح ان کے تہوار بھی برائیوں کے ایاّم کہلائے جاتے ہیں۔

۱) پادری

عبدزارا (14b) میں تحریر ہے کہ

"نبیوں کی کتابیں منتر پڑھنے والوں کو نہیں دیجانی چاہئیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ان کتابوں کو اپنے بت پرستانہ مراکز میں بدی کی عبادت کے لیے استعمال کریں"

۲) عیسائی گرجائیں

عبدزارا (78) میں درج کیا گیا ہے

"تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ قانونی لحاظ سے عیسائی شہر سے گزرنا ممنوع ہے، جہاں تکبر کا مقام یعنی بت پرستی کا مرکز (گرجا) موجود ہو، کجا کہ اس شہر میں رہنے کا بھی سوچا جائے۔لیکن آج اپنے گناہوں کی پاداش میں، بدقسمتی سے ہم ان کے غلام بن گئے ہیں اور

---

[1] دور جاہلیت کا ایک بت (مترجم)

ہمیں مجبوراً ان کے ممالک میں رہنا پڑ گیا ہے۔ ہمیں ان کے گرجاؤں کے اندر جھانکنے کی اجازت نہیں ہے۔ جبکہ ان کے اندر داخل ہونا تو خیر ہے ہی بالکل ممنوع !"

اسی طرح Iore Dea (142,15) میں لکھا ہوا ہے کہ

"بت پرستوں کی عبادتوں کی موسیقی سننا اور ان کے مجسموں کو دیکھنا اور معائنہ کرنا بھی ممنوع (حرام) ہے کیونکہ بہت زیادہ امکان ہے کہ ان پر نگاہ ڈالنے کے باعث ہی انسان بت پرستی کی گمراہی میں مبتلا ہو جائے۔"

اسی طرح کسی یہودی کو گرجا کے پاس گھر بنانے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

Iore Dea (143,1) کہتی ہے۔

"اگر کسی Akum کے بت پرستی کے مرکز کے پاس (یہودی کا) کوئی مکان گر جائے تو اسے اس کی تعمیر نو ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔ اور اگر وہ اس کی دوبارہ تعمیر کرنی بھی چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ گرجا سے کچھ دور ہٹ کر اپنا گھر بنائے۔ لیکن اس صورت میں بھی اسے اپنے گھر اور گرجا کے درمیان خالی جگہ کو بھر دینا چاہیے تاکہ بت پرست اپنے گرجا گھر کی توسیع نہ کر سکیں۔

۳) کتابیں

تالمود میں عیسائی کتابوں کے لیے Minim کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یعنی "بدعتوں کی کتاب"۔ اسی طرح ان کے لیے Siphre Debeth Abidan کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "جہنم کے گھر کی کتاب"۔

تقریباً تمام تالمودی اس بات پر متفق ہیں کہ عیسائیوں کی کتابوں کو بالکل ضائع کر دینا چاہیے۔

سبات Schabbath (116a) میں کہا گیا ہے۔

’’اس کی خاطر کہ میں اپنے بچوں میں یاد رکھا جاؤں، لہٰذا اگر کبھی میرے ہاتھوں میں یہ کتابیں آجائیں تو میں خدا کے نام کی موجودگی کے باوجود ان کتابوں کو جلا کر راکھ کردونگا۔ اگر کبھی میرا پیچھا کوئی قاتل یا سانپ کرے تو میرے لئے کسی کافر کی پناہ میں آنا زیادہ بہتر ہوگا بہ نسبت اس کے کہ میں کسی عیسائی کے گرجا میں پناہ لوں کیونکہ عیسائی سچائی اور ہدایت کو جان بوجھ کر جھٹلاتے ہیں جبکہ کافر ایسا غیر دانستہ طور پر کرتا ہے‘‘۔

۴) عبادتیں

عیسائیوں کی عبادتیں Tefillah کہہ کر پکاری جاتی ہیں نہ کہ Tiflah کہہ کر۔ جس کے معنی گناہ، حماقت اور بغاوت کے ہیں۔

۵) عیسائی تہوار

عیسائی تہواروں خصوصاً اتوار کو IomEd کہا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے ’’بربادی، بدقسمتی، بدنصیبی اور جہنم کا دن‘‘۔

عبدزارا (2a) میں بتایا گیا ہے کہ

لفظ Edechem کا مطلب ہے عیسائیوں کے تہوار، کیونکہ Deuter 35 میں لکھا ہوا ہے۔ ’’ان کی بدنصیبی کا دن‘‘۔

عبدزارا (6a) میں بتایا گیا ہے کہ

’’برائی کا دن، یعنی عیسائیوں کا دن، اور اسی طرح کے ان کے دوسرے تہوار ہمارے

لیے ممنوع ہیں''۔

Hilkoth Akum (Ch ix) میں درج ہے

''سموئیل ربی Sal Iarchi کے الفاظ دہراتا ہے جس کا مطلب ہے کہ عیسائیوں کے تہوار خصوصاً کرسمس اور ایسٹر کو نہیں منانا چاہیے کیوں کہ یہ اس کی یاد میں منائے جاتے ہیں جسے (نعوذ باللہ) پھانسی پر لٹکایا گیا تھا''۔

Www.Only1or3.com
OnlyOneOrThree.com

This Book Is Presented

by

WWW.Only1Or3.com

WWW.OnlyOneOrThree.com

حصہ دوئم

تالمود کے نظریات
عیسائیوں کے بارے میں

www.OnlyOneOr3.com
www.OnlyOneOrThree.com

اب تک جو کچھ بھی بتایا گیا ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ تالمود کی تعلیمات کے مطابق عیسائی بت پرست ہیں اور اس لحاظ سے یہودیوں کے نزدیک قابل نفرت ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر وہ یہودی جو خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے، اس پر لازم ہے کہ اپنی نسل کے جو نبی گزرے ہیں ، وہ بت پرست جینٹائل سے متعلق تمام نظریات پر عمل کرے، خواہ وہ اس وقت کے لوگ ہوں جب عیسائی مقدس سرزمین کے اندر رہتے تھے یا اس وقت کے لوگ ہوں جب عیسائی مقدس سرزمین کے اطراف میں رہتے تھے۔

اسلیے یہودی پر لازم ہے کہ وہ

اول عیسائیوں سے پرہیز کرے اور

دوم ہر وہ کام کرے جس سے انہیں عیسائیوں سے بالکل نجات حاصل ہو جائے۔

باب اول

عیسائیوں سے لازماً چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے

یہودیوں کو ہدایت ہے کہ وہ چار وجوہات کی بنیاد پر عیسائیوں سے ہر قسم کے تعلقات توڑ لیں۔

(۱) وہ یہودی طرز زندگی میں حصہ دار بننے کے اہل نہیں ہیں۔

(۲) وہ ناپاک اور نجس ہیں۔

(۳) وہ بت پرست ہیں۔

(۴) وہ قاتل ہیں۔

(الف) عیسائیوں سے دور رہا جائے کیونکہ وہ یہودی رسم و رواج کے لیے نااہل ہیں۔

یہودی کیونکہ خدا کا منتخب بندہ ہے اور کیوں وہ ختنہ شدہ ہے، اس لیے دنیا کا کوئی فرد، حتیٰ کہ فرشتہ بھی، اس کے برابر نہیں ہوسکتا۔ (Chullin 91b)۔ بلکہ درحقیقت یہودی کا درجہ تو خدا کے برابر ہے۔

''وہ شخص جو کسی اسرائیلی کو مارتا ہے'' ربی (chanina) کہتا ہے۔ ''وہ دراصل خود خداوند عظیم کے منہ پر طمانچہ رسید کرتا ہے''۔ (sanhedrin,58b)۔ انکا عقیدہ ہے کہ ساری دنیا یہودی کے لیے بنی ہے، اور دنیا کی تمام چیزوں کو یہودی کی خدمت کرنی چاہیے۔ خصوصاً ''انسانوں کی شکل میں رہنے والے جانوروں کو'' (اس سے مراد عیسائی ہیں)۔ عیسائیوں سے دور رہنے کے لیے یہودیوں کے لیے مندرجہ ذیل

ہدایات ہیں۔ [1]

۱) یہودی کسی عیسائی کو سلام نہ کرے

Gittin (62a) میں کہا گیا ہے۔

"یہودی کو مذہبی تہوار کے دن مبارکباد دینے کے لیے کسی Nokhri کے گھر داخل نہیں ہونا چاہیے البتہ اس کی ملاقات اگر Nokhri سے سڑک پر ہوتی ہے تو وہ اسے مبارکباد دے سکتا ہے۔ لیکن وہ بھی مختصر طور پر اور سر کو جھکا کر۔

۲) یہودی کو عیسائی کی مبارکباد کا جواب نہیں دینا چاہیے

Iore Dea (148,10) میں دیا گیا ہے۔

"یہودی کو کسی عیسائی کی مبارکباد کا سر جھکا کر ہرگز جواب نہیں دینا چاہیے اس لیے بہتر یہ ہے کہ وہ اسے پہلے ہی سلوٹ (salute) کر لے تاکہ اسے عیسائی کے سلام کا جواب نہ دینا پڑے"۔ [2]

۳) عیسائی کی گواہی معتبر نہیں ہے

Choschen Ham (34,149) میں ہدایت کی گئی ہے

"کوئی Goi یا ملازم اس قابل نہیں ہے کہ اسے گواہی کے لیے پیش کیا جائے"

---

[1] انہیں بہت سوچ سمجھ کر ہدایت کی جاتی ہے کہ نہ تو وہ کسی عیسائی سے رابطہ رکھیں، نہ ان کے بچوں سے کھیلیں، نہ ان کے ساتھ کھائیں اور پئیں اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کی سماجی سرگرمی انجام دیں۔ یہودی والدین اپنے بچوں کو بتاتے ہیں کہ عیسائیوں کی گفتگو اتنی خوفناک اور بدی پر مشتمل ہے کہ یہودی بچے اپنے پنگھوڑے ہی سے عیسائیوں کے خلاف دلوں میں نفرت بٹھا لیتے ہیں۔ (ص Ibidem,chVII،136) (پیرے نے ٹس)

[2] یہودی عیسائیوں سے آگے فوراً سے پیشتر اتنا جھک کر کیوں ملتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اس کی وجہ یہودیوں کا بہت زیادہ مہذب ہونا نہیں ہے۔ (پیرے نے ٹس)

۴) یہودی کسی عیسائی کی خوراک بھی نہیں کھا سکتا

Iore Dea(112,1) کہتی ہے

''بزرگوں نے Akum کی پیش کردہ روٹی کھانے سے منع کیا ہے تاکہ کہیں ہم انہی جیسے نہ لگنے لگ جائیں''۔

۵) یہودیوں کو عیسائیوں کی مانند کام نہیں کرنے چاہئیں۔

''Akum کی نقالی کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔اسی طرح ان جیسے کپڑے پہننے، ان جیسے بال بنانے اور ان جیسے گھر بنانے کی بھی اجازت نہیں ہے جو دیکھنے میں ٹمپل (عبادت گاہ) لگتے ہیں'' تاہم چونکہ ان تمام ہدایت پر ہر جگہ عمل کرنا ممکن نہیں ہے، لحاظ Hagah کہتی ہے کہ موقع محل کے لحاظ سے جہاں یہودی کو فائدہ محسوس ہو ، وہاں ان ہدایت کو نظر انداز بھی کیا جاسکتا ہے [1] مثلاً اگر کاروبار میں کسی مخصوص قسم کے لباس کی ضرورت پیش آئے جس سے یہودی کو اپنے کاروبار میں فائدہ ہوسکتا ہے، تو اسے وہ لباس پہننے کی اجازت ہے۔

---

[1] کیا یہودیوں کے ہاں بھی ''تقیہ'' کا رواج ہے؟ (ر۔ا۔س)

(ب) عیسائیوں سے دور رہا جائے کیونکہ وہ ناپاک ہیں

عبدزارا (72b) میں دیا گیا ہے۔

ا۔ ایک شخص ٹیوب کی مدد سے ایک جار سے دوسرے جار میں شراب انڈیل رہا تھا کہ اچانک وہاں Goi آ گیا اور اس نے ٹیوب کو اپنے ہاتھ سے چھولیا۔ اس کے نتیجے میں دونوں مرتبانوں کی شراب کو ضائع کردینا پڑا۔

۲۔ Iore Dea (120,1) میں کہا گیا ہے، ''اگر کوئی یہودی کسی Akum سے اپنی میز کے لیے کوئی برتن خریدتا ہے، تو یہ برتن خواہ دھات کا بنا ہوا ہو، شیشے کا یا سکے کا، اور خواہ یہ برتن بالکل نیا ہو، تو یہودی کو چاہیے کہ اس برتن کو ایک بڑے ٹب (Mikvah) میں دھو ڈالے جس کے اندر پانی کے کم از کم 40 کوارٹز آتے ہوں۔

(ج) عیسائیوں سے دور رہا جائے کیونکہ وہ بت پرست ہیں

جس روز عیسائی اپنے خداوند کی عبادت کرتے ہیں، اس روز ان سے کسی بھی قسم کا رابطہ نہ کیا جائے۔ عبدزارا (2a) میں کہا گیا ہے کہ ''بت پرستوں کے تہوار سے تین دن پہلے سے انہیں کوئی چیز بیچنا یا ان سے خریدنا ممنوع ہے اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ ان سے کوئی مدد لی جائے یا انہیں کوئی مدد دی جائے۔ ان کے ساتھ رقم کا تبادلہ کیا جائے، انہیں قرضہ واپس کیا جائے یا ان سے قرضہ واپس لیا جائے۔

اس طرح عبدزارا (78c) میں درج ہے۔

''عیسیٰ'' کے ماننے والوں کے تمام تہوار ممنوع ہیں، ہمیں ان کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جو ہم بت پرستوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہر ہفتہ کا پہلا دن (اتوار) ان کا اہم

تہوار ہوتا ہے، لہٰذا ان کے یومِ سبت پر ان سے کسی بھی قسم کا کاروبار کرنا منع ہے۔ ہمیں ان کے یومِ سبت پر وہی اصول اپنانے چاہیں جو تالمود کی ہدایت کے مطابق ہم بت پرستوں کے تہوار پر اپناتے ہیں''۔

۲۔عیسائیوں کو بت پرستانہ عبادت کے ضمن میں چیزیں بیچنا منع ہے

عبدزارا (14b, Toseph) میں درج ہے

''بت پرست پادری کو خوشبویات فروخت کرنا منع ہے کیونکہ جب وہ خوشبو کی طلب کرتا ہے تو اس کا ارادہ اس وقت کا مقصد کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا کہ وہ اسے اپنے بت کے سامنے پیش کرے۔۔۔۔۔۔۔ اس طرح انہیں موم بتیاں بیچنا بھی منع ہے۔ البتہ یہ موم بتیاں انہیں کسی اور دن فروخت کی جا سکتی ہیں۔ اس کے بعد پادریوں کو کتابوں کی فروخت کی پابندی کی بات آتی ہے۔ حتیٰ کہ اس طرح کی کتابوں کی جلد سازی بھی یہودیوں کے لیے منع ہے''۔

(139,15) Iore Dea میں ہدایت ہے کہ

''Akum کی کتابوں کی جلد سازی بھی ممنوع ہے البتہ قانون کی کتابیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ہاں اگر انکار کی وجہ سے دشمنی پیدا ہونے کا خطرہ ہو، تو جلد سازی کی اجازت ہے۔ لیکن یہ اجازت بھی تب ہے جب کہ انکار کی ہر ممکن کوشش کر لی گئی ہو۔

دوسری طرف (Iore Dea, 151,1, Hagah) میں ہدایت ہے کہ اگر یہ پتہ لگ جائے کہ پانی کو بتسمے کے لیے استعمال کیا جائے گا، تو Akum کو پانی کی فروخت کی بھی اجازت نہیں ہے۔

بارٹینورا (Bartenora)

''عبدزاراہ کی تشریح (1,2, Foll. 76) میں (Bartenora) کہتی ہے

''کیونکہ ہم لوگ مکمل غلامی میں رہ بس رہے ہیں، لہذا ہم ان سے تجارت کیے بغیر نہیں رہ سکتے اور ہم غذا اور خوراک کے لیے انہیں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ لہذا ہمیں ان سے ڈرنا چاہیے، اسی لیے ان سے تجارت کرنا ہمارے لیے ان کے صرف مذہبی دنوں میں ممنوع ہے۔ بلکہ اب تو ان کے تہواروں کے اصل دنوں میں بھی کاروبار کرنے کی اجازت حاصل ہوگئی ہے۔ کیونکہ ربیوں نے اس بات کا اطمینان کرلیا ہے کہ وہ اس دن وہ صرف اس وجہ سے اپنے بتوں کی پوجا نہیں کرتے کہ وہ ہم سے اس دن کاروبار کرتے ہیں''۔

(د) عیسائیوں سے دور رہا جائے کیونکہ وہ برائی کا مجسمہ ہیں

یہودی اس بات پر بہت فکرمند رہتے ہیں کہ عیسائی بنی اسرائیل کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اسی وجہ سے اللہ کے پسندیدہ لوگ ہمیشہ ہدایت کرتے رہے ہیں کہ عیسائیوں سے کوئی مدد نہ لی جائے، جس کی فطرت قتل کرنا یا دوسرے جرائم کرنا ہے۔ لہذا کوئی یہودی کسی عیسائی کو بطور نرس، استاد، ڈاکٹر، گیسوتراش، یا بچے پیدا کرنے والی طبیبہ کی حیثیت سے ملازم نہ رکھے۔

ا۔ بطور نرس

اگر کوئی اسرائیلی دستیاب ہو تو بچے کی نگہداشت Nokhri سے ہرگز نہیں کرانی چاہیے کیونکہ Nokhri کا دودھ بچے کا دل سخت کر دیتا ہے اور اس کے اندر بدی کی فطرت

پیدا کرتا ہے۔((Iore Dea 81.7, Hagah)

۲۔ بطور استاد

اپنے بچے کو کسی Akum استاد کے حوالے نہیں کرنا چاہیے جس کا مقصد بچے کو اخلاق، لٹریچر اور آرٹس پڑھانا ہو کیونکہ ایسا استاد اس کے اندر نئے اعتقادات بھر دے گا (Iore Dea , 153,1, Hagah)۔

۳۔ بطور ڈاکٹر

اگر کوئی یہودی اس بری طرح زخمی ہو جائے کہ ڈاکٹر کی طلب میں وہ سبت کو بھی توڑ دے، تب بھی اسے کسی ایسے عیسائی ڈاکٹر کو طلب نہیں کرنا چاہیے جو آس پڑوس میں اجنبی ہو۔ بلکہ اس صورت میں بھی کہ اگر مریض کے مرنے یا جینے کا اندازہ نہ ہو، تو ایسے اجنبی عیسائی ڈاکٹر کو مریض دیکھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے،، اگر Akum، اصرار کرتا ہے کہ فلاں دوائی اس کے لیے بہتر ہے تو تم اس کی بات کا یقین کر لو مگر وہ دوائی اس ڈاکٹر سے ہرگز نہ خریدو۔(Iore Dea 155.1)

ربی جوشانن واضح کرتا ہے کہ

''طبی امداد ہر ایک سے لی جا سکتی ہے، سوائے بت پرستوں، بدکاروں اور قاتلوں سے''۔ (Pesachim 25,a)

۴۔ بطور گیسوتراش

آپ اپنا شیو کسی Akum سے ہرگز نہ بنوائیں۔ البتہ جب آپ کے ساتھ آپ کے یہودی دوست ہوں تو اس صورت میں اجازت ہے۔(Iore Dea 156.1)

۵۔ بطور دائی

''ہمارے ربیوں نے ہم تک یہ بات پہنچائی ہے کہ کوئی اجنبی عورت بچے کی پیدائش کے وقت دائی کی حیثیت سے ملازم نہ رکھی جائے کیونکہ ان کا کام ہی خون بہانا ہے۔ البتہ ہمارے بزرگ اتنی چھوٹ دیتے ہیں کہ اس مقصد کے لیے اجنبی عورت صرف اسی وقت ملازم رکھی جاسکتی ہے جبکہ دوسری یہودی عورتیں بھی وہاں موجود ہوں۔ لیکن تنہا طور پر ہرگز نہیں''۔

البتہ ربی مائر اصرار کرتا ہے کہ اس شکل میں بھی اجنبی عورت کو دائی نہیں بنانا چاہیے کیونکہ یہ عورتیں اپنے ہاتھوں سے بچے کے ملائم سر کو کچل کر انہیں مار دیتی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ نظر میں آئے بغیر وہ ایسا عمل اس وقت بھی کر لیتی ہیں جبکہ دوسرے وہاں موجود ہوں۔(Abohadah Zarah 26a)

www.OnlyOneOrThree.com

باب دوئم

عیسائیوں کو ہر حال میں باہر نکال دیا جائے

''جس آدمی کے نام کو یہودی اس بددعا کے لیے استعمال کرتے ہیں کہ اللہ کرے کہ اس کا نام اور اس کی یاد محو ہو جائے'' اس ''آدمی'' کے پیروؤں کے لیے ان کی تمنا ہے کہ ان سے کسی طرح چھٹکارا حاصل کر لیا جائے۔ انہیں ''رومی'' اور ''ظالم'' کہہ کر پکارا جاتا ہے جنہوں نے اسرائیل کی اولادوں کو غلام بنایا اور جن کی بربادی کے بعد یہودی چوتھی غلامی سے نجات پا جائیں گے۔ اس لیے ہر یہودی پر لازم ہے کہ وہ ''ایڈومائٹس'' (روم) کی اس ناپاک بادشاہت کا خاتمہ کرے جو اس وقت دنیا پر حکمرانی کر رہی ہے[1]۔

اب چونکہ عیسائیوں کو نکالنا ہر جگہ اور ہر وقت ممکن نہیں ہے، اس لیے تالمود کی ہدایت یہ ہے کہ عیسائیوں پر کم از کم بالواسطہ حملے ضرور کیے جائیں۔ یعنی انہیں ہر ممکن طریقے سے زخمی کیا جائے تاکہ ان کی قوت کم ہو، اور اس طرح آخر کار ان کی بربادی ممکن ہو۔ تالمود میں یہ بھی ہدایت ہے کہ جہاں کہیں ممکن ہو، عیسائی کو بے رحمانہ طریقے سے قتل کر دیا جائے۔

---

[1] اس سے غالباً امریکہ مراد ہے (ر۔ا۔س)

(الف) عیسائیوں کو لازمی نقصان پہنچایا جائے

یہودی کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ عیسائیوں کو لازماً نقصان پہنچائے۔ چاہے براہ راست یعنی ان کے عزائم اور منصوبوں کو ناکام بنا کے، چاہے بالواسطہ یعنی کسی بھی لحاظ سے ان کی مدد نہ کر کے۔ کسی یہودی کو نہیں چاہیے کہ وہ مرتے ہوئے عیسائی کی مدد کرے۔

(۱) عیسائیوں کے ساتھ کوئی بھلائی نہ کی جائے

ظہر (1,25b) میں درج ہے۔

''وہ لوگ جو Akum کے ساتھ کچھ بھلائی کرتے ہیں۔۔۔ وہ مرنے کے بعد دوبارہ نہیں اٹھ سکیں گے''

(148,12, Hagah) Iore Dea میں درج ہے، ''لہٰذا اگر تم کسی شہر میں داخل ہو اور وہاں انہیں کوئی تہوار مناتے ہوئے پاؤ، تو تم اپنی نفرت چھپانے کے لیے ان کے ساتھ تقریب میں شریک ہو سکتے ہو، [1] لیکن جو لوگ اپنی روح کو نجات دلانا چاہتے ہیں، انہیں چاہیے کہ اس تقریب سے دور رہیں۔ تمہیں بہر حال معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے ساتھ خوشیوں میں شریک ہونا ایک قابل نفرت امر ہے۔ اگر تم ان کی دشمنی مول لیے بغیر خوشیوں میں شریک نہ ہو۔ تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے''۔

(۲) کسی عیسائی کی تعریف نہیں کرنی چاہیے

عبد زارا (20a. Toseph) میں کہا گیا ہے

---

[1] یہاں بھی تقیہ واضح ہے (ر۔ا۔س)

''کبھی ان کے بارے میں تعریفی جملے نہ ادا کرو۔ کبھی یہ نہ کہو کہ یہ Goi کتنا اچھا ہے۔!'' [1]

(۳) یہودی کو اجازت نہیں ہے کہ

وہ اس جمعوں کا نام لے جنہیں عیسائی اپنی بت پرستانہ عبادت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

''اکیم کا نام استعمال کرنا بھی منع ہے''۔ کیونکہ

Exodus XXIII, 13 میں لکھا ہے کہ ''دوسرے خداؤں کا ذکر نہ کرو

(Hilkoth Akum-V,12)

(۴) ان کے بتوں کا ذکر غصے سے کیا جائے۔

(Iore Dea ۔ 146,15) میں کہا گیا ہے۔

''ان کے بت توڑ دیے جائیں یا انہیں توہین آمیز ناموں سے پکارا جائے''۔

(Ibidem , 147,5) میں درج ہے۔

''تمہیں اجازت ہے کہ تم بتوں کا مذاق اڑاؤ لیکن تمہیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ تم کسی Goi کو یہ کہو کہ ''خدا تمہاری مدد کرے'' یا ''مجھے امید ہے کہ تم کامیاب ہو گے''۔

ربی بیکائی، ڈیوٹرونومی کے بتوں سے نفرت والے متن کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے۔

---

[1] میمونائڈس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ ''اس کے علاوہ تم موقع کی تلاش میں رہو کہ ان میں گھل مل سکو تا کہ ان کے برے کاموں کا تمہیں پتہ چل سکے (مصنف)

''کتاب ہمیں بتوں سے نفرت کرنا سکھاتی اور انہیں توہین آمیز ناموں سے پکارنے کی ہدایت کرتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی گرجے کا نام Bethgalia (یعنی عظمت کا گھر) بیت عالیہ ہے، تو ہمیں اسے Bethkaria کہہ کر پکارنا چاہیے (یعنی پستی کا گھر، سوروں کا گھر، بیت الخلاء)''

یہودیوں نے اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر عیسائی اشیاء کے پستی والے نام رکھے ہیں۔ نامناسب نہ ہوگا اگر ہم چند ایسے ناموں کا ذکر کر دیں جو انہوں نے ان چیزوں کے لیے وقف کیے ہیں جو عیسائیوں کو محبوب اور مقدس ہیں۔

Jesus کو توہین آمیز انداز میں، Jeschu کہتے ہیں جس کے معنی ہیں کہ اللہ کرے اس کا نام اور یاد دلوں سے محو ہو جائے۔ عبرانی زبان میں اصل نام Jeschue ہے جس کے معنی نجات کے ہیں۔

☆ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریمؑ کو Charia کہتے ہیں جس کے معنی (نعوذ باللہ) گوبر کے ہیں۔ عبرانی زبان میں ان کا اصل نام Miriam ہے۔

☆ عیسائی گرجے کو Beth Hattefillah (عبادت کا گھر) نہیں بلکہ Bethhatifflah کہہ کر پکارنا چاہیے۔ یعنی کمتری کا گھر یا برائی کا گھر۔

☆ ایک عیسائی لڑکی جو سبت کے دن یہودیوں کے لیے کام کرتی ہو۔ اسے Schaw Wesschicksel کہہ کر پکارا جاتا ہے یعنی سبت کی گندگی۔

(۵) یہودی کو اپنا کھیت کسی عیسائی کو فروخت کرنا منع ہے

(Iore Dea , 334, 43) کے تحت بتایا گیا ہے کہ

"24" معاملات میں یہودی کی لازماً سرزنش کی جانی چاہیے۔۔۔۔8 کوئی یہودی جو اپنا کھیت ایکوم کو فروخت کرتا ہے، اسے جلاوطن کر دینا چاہیے یہاں تک کہ وہ اس سارے نقصان کی تلافی کرنے پر تیار ہو جائے جو اس وجہ سے ہوئے کہ اس نے Akum کو یہودیوں کے قریب رہنے کی سہولت مہیا کی۔

(٦) کسی عیسائی کو کاروبار سکھانا منع ہے۔

(Iore Dea , 154,2) کے تحت درج ہے۔

"کسی Akum کو کچھ سکھانا یا اس سے کاروبار کرنا منع ہے"۔

(ب) عیسائیوں کے کاموں میں ضرور نقصان پہنچایا جائے۔

چونکہ گوئم یہودیوں کے پاس جانوروں کی طرح کام کرتے ہیں، اس لیے وہ اپنی زندگی اور صلاحیتوں کے ساتھ یہودیوں کی ملکیت ہیں۔ (Rohl Die Polem p.20)

ربیوں کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ یہودی، عیسائی کی کوئی بھی چیز کسی بھی وجہ سے، حتیٰ کہ دھوکے سے بھی لے سکتا ہے۔ اسے چوری یا ڈاکہ بھی نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ یہ یہودی کی چیز تھی اور یہودی کو مل گئی۔

(Babhla Bathra , 5b) میں کہا گیا ہے۔

"گوئم سے متعلق ہر چیز لاوارث کی حیثیت رکھتی ہے، لہذا جو بھی پہلے آئے، وہ اسے حاصل کر لے اور اپنی ملکیت قرار دے لے"۔

۱) اگر عیسائی یہودی کو زیادہ ادائیگی کر دے تو عیسائی کو مطلع نہیں کرنا چاہیے۔

(Choschen Hammischpat , 183,7 میں کہا گیا ہے)

''اگر تم کسی قاصد کو Akum سے رقم وصول کرنے بھیجو اور Akum مطلوبہ رقم سے کہیں زیادہ ادائیگی کر دے تو قاصد کو اسے رکھ لینا چاہیے، لیکن اگر قاصد کو خود پتہ نہ ہو تو پھر یہ رقم تم خود بھی رکھ سکتے ہو''۔

۲) عیسائیوں کے ساتھ دھوکے بازی کی جا سکتی ہے

(Babha Kama , 113,b میں درج ہے)

''Goi کو دھوکہ دینا جائز ہے''۔

(Choschen Ham , 183,7, Hagah کہتی ہے)

''اگر کوئی یہودی کسی اکیوم کے ساتھ کوئی سودا کرتا ہے، اور وہاں ایک دوسرا یہودی آ کر اکیوم کو وزن، تعداد یا ناپ کے لحاظ سے دھوکہ دیتا ہے، تو اس آنے والے یہودی کو چاہیے کہ وہ حاصل کردہ منافع کو اپنے دوسرے یہودی بھائی کو بھی دے کیونکہ اس سودے میں وہ دونوں یہودی شریک تھے۔۔۔''

(157,2, Hagah Iore Dea میں درج ہے۔

''یہودی اگر (بت پرستوں کو) یہ کہہ کر دھوکہ دینا چاہے کہ وہ بھی ستاروں کا پجاری ہے، تو اسے اجازت ہے کہ وہ ایسا کر لے'' [1]

---

[1] تقیہ ؟ (ر۔ا۔س)

www.OnlyOneOrThree.com

(Iore Dea(159,1 میں کہا گیا ہے)

توریت کے لحاظ سے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ یہودی ایکوم کو سود پر قرض دے سکتا ہے۔

ہمارے کچھ بزرگ بہرحال اسے صرف زندگی اور موت کی صورت میں جائز رکھتے ہیں لیکن آج کل

بہرحال ایکوم کو سود پر قرض کی فراہمی کی اجازت دے دی گئی ہے۔ خواہ وہ کسی بھی وجہ سے ہو۔

(ج) قانونی معاملات میں عیسائیوں کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے؟

(ا) عیسائی کے بیان کو مسترد کرنے کے لیے یہودی جھوٹ بول سکتا ہے اور غلط حلف اٹھا سکتا ہے۔

(Babha Kama , 113a) میں کہا گیا ہے

ہماری تعلیمات مندرجہ ذیل ہیں

"اگر یہودی اور Goi عدالت میں آتے ہیں تو یہودی کو الزامات سے بری کرنے کی کوشش کرو۔ یہی یہودی قانون ہے، لیکن اگر Goi جیت جائے تو اسے بتاؤ کہ ہمارے قانون کا منشا بھی یہی ہے۔ دوسری طرف اگر Gentile (عیسائی) قانون کے تحت یہودی بری ہو جائے تو کہو کہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ ہمارا قانون یہی ہے۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو ربی اسماعیل کی ہدایت کے مطابق Goi کے خلاف کارروائی کو بے رحمانہ طریقے سے جاری رہنے دو"

(۲) یہودی کھلے ضمیر کے ساتھ جھوٹا حلف اٹھا سکتا ہے

Kallah 1b,18، پر درج ہے۔

''میمزر کی ماں نے اس سے کہا'' میرے لیے حلف اٹھاؤ'' اور ربی Akibba نے اپنے ہونٹ ہلا کر حلف اٹھایا لیکن دل ہی دل میں وہ اس حلف کا منکر رہا''۔ [1]

اسی طرح کا ایک واقعہ ربائی آشر کے بارے میں Schabbouth Hagahoth، (6d) میں بھی درج ہے۔

''اگر شہر کا مجسٹریٹ یہودی کو یہ حلف اٹھانے پر مجبور کرے کہ نہ تو وہ شہر چھوڑ کر بھاگے گا اور نہ یہاں سے کوئی چیز لے کر جائے گا، تو وہ بیشک ایسا جھوٹا حلف اٹھالے''۔ [2]

(د) ضروریات زندگی کے معاملے میں بھی عیسائیوں کو نقصان پہنچایا جائے۔

یہودیوں کو اپنی آزادی کی خاطر ان ظالموں سے لڑنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑنا چاہیے جنہوں نے انہیں چوتھی غلامی میں دھکیلا ہوا ہے۔ انہیں عیسائیوں کی برائی ہٹانے کے لیے کچھ بھی نہیں کرنا چاہیے، انہیں بیماری سے نجات دلانے کے لیے کچھ بھی نہیں کرنا چاہیے، بچے کی ولادت کے وقت عیسائی عورتوں کی ہرگز مدد نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی انہیں اس وقت مدد پہنچانی چاہیے جبکہ وہ موت کے منہ میں ہوں۔

---

[1] ملاحظہ اس کتاب کا صفحہ 10 ''ناجائز اولاد'' (ر۔ا۔س)

[2] تقیہ؟ (ر۔ا۔س)

(۱) یہودی، عیسائیوں کو ہر لحاظ سے دھوکہ دینے کی کوشش کریں

ظہر (1,160a) بیان کرتی ہے۔

''ربائی جیھودا نے ربی Chezkia سے کہا'' جو شخص اسرائیل کے دشمن سے خود کو آزاد کرالے وہ واقعی قابل تعریف ہے۔۔۔۔۔۔ربی شیزکیا نے پوچھا'' ہم ان سے کس طرح جنگ کریں؟۔ جواب میں ربی جیھودا نے کہا'' تم ان سے عقلمندانہ مشورے کے باعث جنگ کروگے''

''کون سی جنگ؟ وہ جنگ جو ہر آدم کا بیٹا اپنے دشمن سے کرتا ہے۔ جو یعقوبؑ نے ایساؤ سے کی۔ یعنی جہاں بھی ممکن ہو، دھوکے بازی اور چالبازی سے ان سے جنگ کی جائے۔ بلاتوقف۔ بغیر رکے ہوئے! اسی باعث میں مطمئن ہوکر تم سے کہتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ ہم ان سے آزادی حاصل کریں بلکہ الٹا ان پر حکمرانی کریں''۔

۲) عیسائی مریض کی کوئی مدد نہ کی جائے

(Iore Dea 158,1) میں لکھا ہوا ہے

''ایکوم کو ہرگز شفا نہیں دینی چاہیے، خواہ وہ رقم کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر ان سے دشمنی کا خطرہ ہو تو علیحدہ بات ہے''۔

۳) بچے کی پیدائش کے وقت عیسائی عورت کی مدد نہیں کرنی چاہیے

(Orach Chaiim , 33,2) میں ہدایت دی گئی ہے۔''سبت کے روز عیسائی عورت کو بچے کی پیدائش کے معاملے میں کوئی مدد نہیں کرنی چاہیے خواہ وہ چھوٹی سی مدد ہی کیوں نہ ہو۔ سبت کا احترام کرنا ہر حالت میں لازم ہے''۔

۴) موت کے وقت عیسائی کی مدد نہیں کی جانی چاہیے

Chosches Han(925,5) میں درج ہے۔

''اگر تم کسی ایسے بدعقیدے کو دیکھو، جس کا ایمان تورات پر نہیں ہے، کہ وہ کنویں میں گر رہا ہے، اور اس کنویں میں ایک سیڑھی پڑی ہے، تو بھاگ کے جاؤ اور وہاں سے سیڑھی ہٹالو، اور عیسائی سے کہو کہ میں سیڑھی اس لیے لے جا رہا ہوں کہ مجھے اپنے بچے کو چھت پر سے اتارنا ہے۔ میں ابھی ابھی سیڑھی واپس لاتا ہوں'' یا اس طرح کی کوئی اور بات بنادو۔

البتہ Kuthaei جو ہمارے دشمن نہیں ہیں بلکہ اسرائیلیوں کی بھیڑوں کے رکھوالے ہیں، انہیں براہ راست ہلاک نہیں کرنا چاہیے۔ تاہم انہیں مرنے سے بچانا بھی نہیں چاہیے۔

Iore Dea(158.1) کہتی ہے

''وہ ایکوم جو ہمارے دشمن نہیں ہیں، انہیں براہ راست ہلاک نہیں کرنا چاہیے، لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ انہیں موت کے خطرے سے بچالیا جائے۔ مثال کے طور پر اگر تم انہیں سمندر میں ڈوبتا ہوا دیکھو تو تم اسے اس وقت تک پانی سے باہر نہ نکالو جب تک کہ وہ تمہیں رقم دینے (معاوضے) کا وعدہ نہ کرلے''۔

(۵) Maimonides Hilkhoth Akum کہتی ہے

''ان پر رحم نہ کھاؤ، اس لیے جب تم کسی Akum کو کسی مشکل میں یا پانی میں ڈوبتے دیکھو، تو تم مدد کے لیے اس کے پاس نہ جاؤ، اور اگر وہ موت کے خطرہ میں مبتلا ہو، تو تم اسے موت کے منہ سے نہ نکالو۔ لیکن یہ بھی احتیاط رہے کہ تم اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہ کرو کہ کہیں تم اسے کنویں میں دھکا دے دو یا ایسی ہی کوئی اور حرکت کر بیٹھو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس وقت ہم سے حالت جنگ میں نہیں ہیں''۔

باب سوئم عیسائی ہلاک کیے جانے کے لائق ہیں

(۱) ''اب آخر میں تالمود ہدایت دیتی ہے کہ عیسائیوں کو رحم کھائے بغیر ہلاک کر دینا چاہیے''۔

عبدزارا (26 b) میں تالمود کہتی ہے۔

''بدعقیدہ'' باغی اور منکر کو کنویں میں پھینک دینا چاہیے اور انہیں بچانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے''۔

Choschen Hammischpat، (388,10) میں کہا گیا ہے

''جاسوس کو ہمارے زمانے میں بھی اور جہاں کہیں بھی ملیں، مار دینا چاہیے۔ مار دینا چاہیے قبل اس کے کہ وہ اقرار کرے۔ اور اگر وہ اقرار کرے کہ وہ کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا، اور اگر یہ نقصان زیادہ بڑا نہ ہو، تو اسے کہنا چاہیے کہ تم موت کی سزا کے حقدار ہو۔ اگر وہ بضد ہو کر اقرار کرنا چاہے۔ تب تو اسے ہلاک کر ہی دینا چاہیے۔ اور یہ کام جتنی جلدی ہو، اتنا اچھا ہے''۔

موت سے پہلے اگر اسے تنبیہ کرنے کا موقع نہ ہو، تو ضروری نہیں ہے کہ پھر بھی تنبیہ کی جائے۔

''البتہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ باغی کو صرف اس صورت میں موت کی سزا دی جائے گی جب کہ اس کے اعضا کاٹ دینے کا موقع نہ ہو، مثلاً اس کی زبان کاٹ دی جائے یا اس کی آنکھیں پھوڑ دی جائیں''

Choschen Hammisch pat، (388,15) میں کہا گیا ہے

''اگر یہ ثابت کیا جا سکے کہ کسی نے اسرائیل کے خلاف تین دفعہ بغاوت کی ہے، یا اسرائیلیوں کی رقم اکیوم کو دی ہے، تو بہت غور و فکر کے بعد ایسا راستہ نکالنا چاہیے کہ ان

عیسائیوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے"۔
حتیٰ کہ وہ عیسائی جو بذات خود اسرائیل کے قوانین کا طالب علم ہو اسے بھی موت کی سزا ملنی چاہیے۔

Sanhedrin،(59,a) میں بتایا گیا ہے

"ربی Jochanan کہتا ہے۔ کہ وہ Goi جو قانون پڑھتا ہے، وہ بھی موت کی سزا کا حقدار ہے"

(۲) بتپسمہ والے یہودیوں کو بھی ہلاک کر دینا چاہیے

Hilkhoth Akum(x,2) میں کہا گیا ہے

"یہ تمام چیزیں بت پرستوں کے لیے ہیں۔ لیکن وہ اسرائیلی بھی جو اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرے عقائد اختیار کر لیتے ہیں۔ انہیں بھی مار ڈالنا چاہیے، ہمیں انکا آخر وقت تک پیچھا کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ باقی اسرائیلیوں کو بھی خراب کرتے ہیں اور انہیں خدا کی جانب سے باغی کرتے ہیں"

Iore Dea (158,a Hagah) میں درج ہے

"مذہبی منحرفین جو کوم کی خوشنودی کے لیے اپنا مذہب چھوڑ دیتے ہیں، اور جو انہی کی مانند ستاروں اور اجرام فلکی کی پوجا کرتے ہیں، انہیں مار ڈالنا چاہیے"

اسی طرح Choscheu Hamm(425,5) میں ہدایت کی گئی ہے

"وہ یہودی جو اپنا عقیدہ ترک کر دیتے ہیں، جو ستاروں اور اجرام فلکی کی پوجا کرنے لگتے ہیں اور جو دوسروں کو نقصان پہنچانے کا گناہ کرتے ہیں، اور وہ یہودی جو زخمی جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں، جو فضول کپڑے پہنتے ہیں، انہیں نفس پسند قرار دینا چاہیے"۔

''اسی طرح وہ لوگ جو تورات اور بنی اسرائیل کے انبیاء کا انکار کرتے ہیں'' ان کے لیے قانون یہ ہے کہ ایسے تمام لوگوں کو ہلاک کر دینا چاہیے۔ دوسری طرف وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں زندگی اور موت کا اختیار ہے، انہیں بھی چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کو مار ڈالیں۔ اگر کسی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو انہیں غیر محسوس طریقے سے دھوکہ دے کر مار دینا چاہیے''۔

ربی میمونائڈس نے (Hilkhoth Teschulbhah) میں ان لوگوں کی تفصیل بتائی ہے جو ''قانون'' کا انکار کرتے ہیں۔

تورات کا قانون نہ ماننے والے تین قسم کے افراد ہیں

(۱) وہ جو کہتے ہیں کہ تورات خدا نے نازل نہیں کی تھی بلکہ یہ تمام کام موسیٰ[۱] نے انجام دیا تھا۔

(۲) وہ جو تورات کی زبانی تشریح[۲] کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، اور

(۳) وہ جو کہتے ہیں کہ خدا پرانے قانون (تورات) کی جگہ خدا ایک نیا قانون لے آیا ہے اور اب تورات کی کوئی حیثیت نہیں ہے، بیشک وہ اسے آج بھی خدا ہی کلام مانتے ہوں۔ مثلاً عیسائی اور ترک (مسلمان)۔ یہ سارے لوگ تورات کے قانون کے منکرین کہلائیں گے۔

---

۱ علیہ السلام (ر۔ا۔س)

۲ یعنی تالمود (ر۔ا۔س)

(ہ) عیسائی ظالم ہیں لہٰذا ہلاک کئے جانے کے قابل ہیں

''زمین کے باسی سب کے سب بت پرست ہیں، ان کے متعلق لکھا جا چکا ہے کہ انہیں سطح زمین سے نیست و نابود کر دینا چاہیے۔Amalelutkies کی یادداشتوں کو محو کر دو، وہ اس چوتھی غلامی کے دور میں بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ مثلاً (روم کی شہزادی۔۔۔ یہ لوگ فی الحقیقتAmalekites ہیں۔

(۱) ان شہزادوں کو قتل کر دیا جائے

ظہر (1,219b) میں کہا گیا ہے۔

''یہ بات طے ہے کہ ہماری یہ (چوتھی) غلامی اس وقت جاری رہے گی جب تک کہ Gentiles کو بتوں کی پوجا کرنے والے برباد نہ کر دیا جائے''۔

''ربی جیہودا نے کہا'' آؤ اور دیکھو۔شہزادی نے اسرائیل پر کیسے اقتدار حاصل کیا ہے ۔بیچارے اسرائیلی تو چیخ بھی نہیں سکتے''۔

لیکن اس وقت اس کی خوشی سنی گئی جب یہ شہزادی حکومت سے معزول ہوئی۔ یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ'' مصریوں کا بادشاہ مر گیا۔اور فوراً بعد اسرائیل کی اولادوں نے غلامی سے نجات حاصل کی۔وہ چلائے تو ان کی آواز خدا تک بھی پہنچ گئی۔

(۲) وہ سلطنت جس کا بڑا شہر روم ہے، وہ ان سلطنتوں میں سے ایک ہے جس سے یہودیوں کو سب سے زیادہ نفرت کرنی چاہیے۔

وہ اسے ایساؤ اور Edomites کی بادشاہت کہہ کر پکارتے، تکبر، ظلم، اور ظلم کی بادشاہت قرار دیتے اور ناپاک روم کہتے ہیں۔ترکی کی بادشاہت کو وہ اسماعیلیوں کی بادشاہت کہتے ہیں جسے وہ تباہ نہیں کرنا چاہتے۔ بہر حال رومی بادشاہت کو توڑ ہی دینا چاہیے کیونکہ جب بے اصول روم برباد ہوگا، تو خدا کے منتخب بندوں کو نجات اور آزادی

حاصل ہوگی۔(Cf.synag chX 212)

ربی ڈیو چی obadiam میں لکھتا ہے

''آخری زمانے میں پیغمبروں نے ایڈوم شہر[1] کی تباہی سے متعلق جو پیشن گوئی کی ہے ، وہ دراصل روم کی تباہی سے متعلق ہے۔ الیسیاہ (باب 1، 3.4) میں بیان کیا گیا ہے'' قریب آؤ، اے قومو، اور سنو۔۔۔ کیوں کہ جب روم برباد ہوگا، تو اسرائیلیوں کو نجات حاصل ہوگی''۔

دوسری جانب ربی ابراہام بھی اپنی کتاب Tseror Hammor (حصہ Schoftim) میں بیان کرتا ہے۔

''روم کی تباہی کے فوراً بعد ہمیں آزادی حاصل ہو جائے گی''

(ب) تمام عیسائی خواہ وہ کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں، ہلاک کردیے جائیں

عبدزارا (26,b Tosephoth) کہتی ہے ''سب سے بہتر عیسائی کو بھی قتل کردینا چاہیے''۔

---

[1] قدیم زمانے میں یہ ایک شہر تھا جو بنی اسرائیل نافرمانیوں اور بیہودگیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے برباد کردیا تھا۔ یہاں بڑے پیمانے پر بدکاریاں بھی ہوتی تھیں (ر۔ا۔س)

(ج) عیسائی کو قتل کرنے والا یہودی گنہگار نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا کو ایک قابل قبول قربانی پیش کر رہا ہے۔

Sepher Or Israel ، (177b) میں ہدایت کی گئی ہے۔

''Kliphoth کی زندگی چھین لو اور انہیں قتل کر دو۔ اس طرح تم خدا کو خوش کرو گے، بالکل اسی طرح جیسے خدا کو خوشبو پیش کی جاتی ہے''۔

اسی طرح Ialkut Simoni(245c-n772) میں لکھا ہے

''ہر وہ شخص جو کسی ناپاک فرد کا خون بہاتا ہے، وہ خدا کے نزدیک اتنا ہی قابل قبول ہے، جتنا وہ شخص جو خدا کے حضور قربانی پیش کرتا ہے''۔

(د) ٹیمپل (عبادت گاہ) کی تباہی کے بعد صرف ایک ہی قربانی کی ضرورت ہے اور وہ ہے عیسائیوں کی تباہی۔

(۱) ظہر (III,227b) میں Good Pastor بیان کرتا ہے۔

''صرف ایک ہی قربانی مطلوب ہے یعنی یہ کہ ہم اپنے اندر سے ناپاکوں کو علیحدہ کر دیں''

(۲) ظہر (II, 43a) میں حضرت موسیٰؑ کے اس تصور کو کہ اولین پیدائش گدھے کی نجات کے لیے ایک بھیڑ کی پیشکش کے سلسلے میں کہا گیا ہے کہ

''گدھے سے یہاں غیر یہودی مراد ہیں جس سے نجات پانے کیلیے بھیڑ کی پیشکش کرنی چاہیے جو اسرائیل کی گمشدہ بھیڑ ہے، لیکن اگر وہ قتل ہونے سے انکار کر دے تو اس کا سر توڑ دو۔ زندہ لوگوں میں سے انہیں خارج کر دینا چاہیے۔ کیونکہ ان کے متعلق

کہا گیا ہے۔ کہ جو میرے خلاف گناہ کرتا ہے، میں اس کی زندگی ہی چھین لوں گا"۔

(ح) عیسائیوں کو قتل کرنے والے جنت میں اعلیٰ مقام پائیں گے۔

ظہر (1,38b اور 39a) میں کہا گیا ہے

"چوتھی جنت میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے Sion اور یروشلم کا نوحہ پڑھا تھا[1]۔ اور وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے بت پرست قوموں کا خاتمہ کیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے بت پرستوں کو قتل کیا۔ وہ وہاں ارغوانی (لال نیلی ملی ہوئی) پوشاک پہنے ہوئے ہوں گے اور انہیں عزت کا مرتبہ ملے گا، نیز وہ دور ہی سے شناخت کر لیے جائیں گے"۔

(و) یہودیوں کو عیسائیوں کو مٹا دینے کے عمل سے کبھی نہیں رکنا چاہیے۔ وہ انہیں نہ تو کبھی امن کی حالت میں رہنے دیں اور نہ ان کے آگے عاجزی کریں۔

Hilkhoth Akum(X,I) میں ہدایت کی گئی ہے۔

(ا) "بت پرستوں کے ساتھ کبھی نہ کھاؤ، اور نہ انہیں بتوں کی پرستش کی اجازت دو۔ کیونکہ لکھا ہوا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی عہد و پیمان نہ کرو اور نہ ان کی خاطر رحم کا کوئی جذبہ پیدا کرو، (Deuter, Ch 7,2۔ یا تو انہیں اپنے بت کی جانب سے پھیر دو یا انہیں قتل کر دو"۔

---

[1] یعنی یہودیوں نے ان کی بربادی پر آنسو بہائے تھے۔ واضح رہے کہ تاریخ بتاتی ہے کہ یہودیوں کی سازشوں کے باعث یروشلم کئی دفعہ اجڑا اور برباد ہوا۔ (ر۔ا۔س)

Ibidem(X,7) (۲) میں درج ہے،

''ان مقامات پر جہاں یہودی مضبوط ہیں، کسی بت پرست کو رہنے کی اجازت نہ دی جائے''

(ز) اپنے درمیان سے غداروں کو تباہ کرنے کے لیے سارے یہودیوں کو متحد ہو جانا چاہیے

Choschen Hamm (38,16) میں ہدایت دی گئی ہے کہ ''شہر کے تمام باسیوں پر لازم ہے کہ وہ غدار کو قتل کرنے کے خرچ میں تعاون کریں خواہ وہ پہلے ہی دوسرے ٹیکس کیوں نہ دے رہے ہوں''۔

(ح) کوئی بھی تہوار، خواہ وہ کتنا ہی سنجیدہ ہو، تمہیں عیسائی کا سر اڑانے سے باز نہ رکھے

Pesachim(49b) میں کہا گیا ہے۔

''ربی ایلیزر نے کہا ''صلیب کے دن ''احمق'' کا سر کاٹنے کی تمہیں اجازت دی گئی ہے خواہ وہ سبت کے دن ہی کیوں نہ واقع ہو۔اس کے ماننے والوں نے اس سے کہا ربی آپ کو تو بلکہ قربانی کا حکم دینا چاہیے، اس نے جواب دیا ہرگز نہیں کیونکہ قربانی کے لیے تو نماز پڑھنا بھی ضروری ہے لیکن سر کاٹنے کے موقع پر نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ط) یہودیوں کے تمام اعمال اور نمازوں کا ایک ہی مقصد ہونا چاہیے کہ عیسائی مذہب کا خاتمہ کر دیا جائے۔

یہودی اپنے مسیحا اور نجات دہندہ کی ایسی تصویر پیش کرتے ہیں کہ جیسے وہ غیر یہودیوں

پر بدترین عذاب مسلط کرے گا۔ تالمود میں بتایا گیا ہے کہ ان کے مسیحا کے آنے سے پہلے تین قسم کی تباہیاں دنیا پر آئیں گی۔ (Schabhath (118,a میں درج ہے

"جو شخص بھی یوم سبت پر تین دفعہ کھانا کھائے گا، وہ تین قسم کی آفتوں سے محفوظ رہے گا ۔ا۔ مسیحا کی سزا اسے نہیں ملے گی ۔۲۔ دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت ہوگی ۳۔ اور ماجوج کی تباہیوں سے اسے نجات ملے گی۔ کیونکہ یہ لکھا ہوا ہے کہ "دیکھو"۔ میں" خدا کا دن" آنے سے پہلے تمہارے لیے الیاس پیغمبر کو بھیجوں گا"۔

(ی) یہودی اپنی دعاؤں میں انتقام لینے والے مسیحا کی آمد کی دعائیں مانگتے ہیں۔ خصوصاً اس روز جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ "مصلوب" کیے گئے۔

ا۔ (اے مسیحا) اپنا غضب ان قوموں پر بھڑکا جو تجھے نہیں مانتے۔ اور ان بادشاہتوں پر اپنا غضب بھڑکا جو تیرے نام کو سربلند نہیں کرتے۔ (اور اے مسیحا) ان لوگوں سے انتقام لے اور انہیں اپنے غضب میں باندھ لے۔ ان پر عذاب نازل کر اور انہیں خدا کی جنتوں کے نیچے سے اپنے غصے کے ساتھ تباہ کر دے۔[1]

۲۔ وہ یہ بھی فریاد کرتے ہیں۔

---

[1] (Sanhedrin Chap VII) آخری حصہ۔ اور Iebhammoth آخری باب (پیرینے ٹس)

''ظلم کرنے والوں کے خلاف کب تک تیرا غصہ خاموش رہے گا اور کب تک تیرا حسن چھپا رہے گا؟ اے خدا ہمارے دشمنوں کے خلاف اپنی قوت اور اپنا غضب ظاہر کردے ۔ انکی قوت کو پارہ پارہ کردے اور انہیں اپنے غصے میں گھیر لے

۳۔اسی طرح ظالموں کی امیدیں توڑ دے، تمام غلط عقیدے فوراً ختم کردے۔ متکبر حکومت[1] تباہ کردے۔اور تمام قوموں کو ہمارا غلام بنانے میں دیر نہ کر۔

اسی کے ساتھ ساتھ گڈ فرائیڈے کے دن، متکبر بادشاہت (روم) کا پادری خود بھی دعا کرتا ہے اور دنیا کے ہر فرد سے بھی دعا کی درخواست کرتا ہے کہ وہ ہر بدعتی اور بد عقیدہ شخص اور وہ جو (گمراہی میں) گم ہوگئے ہیں، کے لیے کہیں، ''آؤ ہم ہر باغی یہودی کے لیے دعا کریں، کہ ہمارا خدا، ہمارا آقا، ان کے دلوں سے خباثتیں نکال لے، اور یہ کہ وہ ہمارے آقا عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو تسلیم کرلیں''۔

''قادر مطلق اور ابدی خدا'' جو یہودی بدعتیوں کو بھی اپنے رحم وکرم سے علیحدہ نہیں کرتا، اے خدا اس قوم کے اندھے پن کے بارے میں ہماری دعا سن لے کہ وہ تیرے سچائی کی روشنی کو پا کر عیسیٰ علیہ السلام کی شناخت کریں اور اپنے اندھیروں سے باہر آجائیں ۔ہمارا مسیحا ہمارا آقا۔۔۔''

---

[1] روم کی عیسائی بادشاہت (ر۔ا۔س)

کتنی خوبصورت ہیں تیری عبادت گاہیں

اے یعقوبؑ!

اور کتنے حسین ہیں تیرے خیمے

اے اسرائیلؑ [1]!

(گنتی 24،5)

Www.Only1Or3.com
OnlyOneOrThree.com

[1] حضرت یعقوب علیہ السلام کو "اسرائیل" کا خطاب بھی دیا جاتا ہے۔ (ر۔ا۔س)

This Book Is Presented

by

WWW.Only1Or3.com

WWW.OnlyOneOrThree.com

WWW.Only1Or3.com

WWW.OnlyOneOrThree.com

اختتامی گذارشات

محترم قارئین: اپنی اس کتاب میں، میں نے تالمودی کتابوں سے عیسائیوں سے متعلق محض چند نمونے پیش کیے ہیں۔ آپ کے احساس، جذبات اور اختصار کا خیال رکھتے ہوئے میں نے کئی دیگر مثالیں چھوڑ دی ہیں، حالانکہ بصورت دیگر مجھے انہیں بھی یہاں شامل کرنا چاہیے تھا۔ چنانچہ جب یہودی یہ کہتے ہیں کہ تالمود میں ایسی کوئی بات موجود نہیں ہے جو عیسائیوں کے خلاف اور دشمنی کی تعلیم دیتی ہو۔ تو یہاں پیش کیے گئے مواد کی بنیاد پر اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہودی کس قدر جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔

اگر اس کتاب میں موجود ہتک آمیز مواد نے آپ کو ہلا کر رکھ دیا ہے تو اے عیسائی قارئین[2] اپنا غصہ مجھ پر نہ اتاریئے۔ میں نے کتاب کے شروع ہی میں آپ سے عرض کر دیا تھا کہ میں آپ کے سامنے کوئی خوشگوار چیز پیش کرنے نہیں جا رہا ہوں۔ میں نے تو صرف یہ بتانے کے لیے حقائق آپ کے سامنے پیش کیے ہیں کہ عیسائیوں کے بارے میں تالمود فی الحقیقت کیا نظریہ رکھتی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس مقصد کے لیے میں اس سے زیادہ اور کوئی مناسب ذریعہ اختیار کر سکتا تھا۔

مجھے معلوم ہے کہ حقائق عام طور پر لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں، لہذا ہو سکتا ہے کہ سچائی کو اس طرح منظر عام پر لانے کے باعث کچھ لوگ میرے دشمن ہو جائیں۔

لہذا اس کی جانب مجھے پہلے ہی آگاہی دے دی گئی ہے۔ اول تو خود تالمودی قوانین کی

---

[1] یعنی عیسائیوں کے (ر۔ا۔س) [2] تو اے مسلمان قارئین (ر۔ا۔س)

جانب سے جس میں ''باغیوں'' کو موت کی سزا دینے کی ہدایت کی گئی ہے اور دوم ان لوگوں کی جانب سے جو جانتے ہیں کہ [1]عیسائیوں کے جذبات کے خلاف حقائق آشکار کرنے پر یہودی لوگوں کو کس انجام سے دوچار کرتے ہیں۔ ان تمام حضرات نے مجھے متنبہ کردیا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ یہودی تمہیں کسی بھیانک انجام سے دوچار کردیں! اپنے اس کام میں آگے بڑھنے سے روکنے کی خاطر میرے بعض بہی خواہوں نے مجھے پروفیسر کارینی [1] کا انجام یاد دلایا جس نے مجھ سے قبل تالمود کا ترجمہ اپنی زبان میں کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا۔

بعض دوسرے بہی خواہوں نے مذہبی پیشوا ''ویلنا'' کے Didacus کا انجام دلایا جو یہودی مذہب سے تائب ہوگیا تھا۔ بعض مزید حضرات نے چند ایسے لوگوں کے انجام سے بھی خوفزدہ کیا جنہوں نے یہودی مذہب کے بعض خفیہ حقائق فاش کئے تھے اسی طرح میرے بہی خواہوں نے مجھے یہ بھی سمجھایا کہ ہوسکتا ہے کہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے مگر شاید تمہارے خیر خواہوں کو نقصان پہنچ جائے۔ ''یہودی تمہیں ماردیں'' گے، یہ جملہ میرے سامنے سینکڑوں بار دہرایا گیا۔

میری یہ کتاب جواب آپ کے ہاتھوں میں ہے اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ میں اپنے دوستوں کی کسی تنبیہ کو خاطر میں نہیں لایا۔ مجھے یہ بات بہت بے حیثیت لگی کہ میں صرف اپنے جان و مال کے تحفظ کی خاطر خاموش رہوں۔

تاہم اب جو کچھ بھی ہوگا، وہ میرے اسی کام کے باعث ہوگا۔ اور میں خوشی سے اس انجام کا سامنا کرنے پر تیار ہوں۔ اس کام کے بدلے میں اپنی جان دے دینے کے لیے تیار ہوں۔ ''میں اس سچائی کی گواہی دیتا ہوں''۔ (جان 18,37) (مصنف)

---

[1] Professor Chharini (پیرینےٹس)

نوٹ

ان حقائق سے متعلق یہ بات افسوس سے کہی جاتی ہے
کہ فادر پیرینےٹس کو آخر کار اسی انجام سے دوچار ہونا
پڑا جو یہودیوں نے ایسے کام کرنے والوں کے لیے
طے کر رکھا ہے۔ بالشویک انقلاب روس کے دوران
فادر پیرینے ٹس کو ان کے دشمنوں نے بالآخر موت
کے گھاٹ اتار دیا۔۔!

www.only1or3.com

قیامت، دجال اور صیہونیت پر عالمی محققین کی قیمتی کتب

۱۔	عالم اسلام، پاکستان کا بحران اور رسول اللہ کی پیشن گوئیاں (ذکی الدین شرفی)	۱۵روپے
۲۔	غزوۃ الہند و غزوۃ الیہود (ذکی الدین شرفی)	۵روپے
۳۔	یا ساری الجبل (آسمان ایڈیشن) (اسرار عالم) (نظر ثانی رضی الدین سید) ۳۰ روپے	
۴۔	فلسطین جھوٹے اور سچے وعدے کی کشمکش (ڈاکٹر عبدالرحمان سفر الحوالی)	۳۰روپے
۵۔	Milestones To Enternity (Mohammad Abu Mutawakkil)	۲۰۰روپے
۶۔	خوفناک جدید صلیبی جنگ گریس ہالسیل (تقریر نویس صدر جانسن)	۷۰روپے
۷۔	یوم الغضب (ڈاکٹر عبدالرحمان سفر الحوالی) (ترجمہ رضی الدین سید)	۷۰روپے
۸۔	عالمی حالات اور قیامت کی نشانیاں (ترجمہ رضی الدین سید	۳۰روپے
۹۔	A Possible Series of Events (Mohammad Abu Mutawakkil)	۳۰روپے
۱۰۔	معرکہ عظیم (نیا ایڈیشن) (ترجمہ رضی الدین سید)	۳۰روپے
۱۱۔	Dajjal is Coming (Z.U. Sharfi & Razi Uddin Syed)	۴۰روپے
۱۲۔	سازشیں (مصنف ڈیوڈ ڈیوک ترجمہ رضی الدین سید)	۴۰روپے
۱۳	فلسطین سچے اور جھوٹے وعدے کی کشمکش (سندھی) (مصنف سفر عبدالرحمن الحوالی ترجمہ عبدالحفیظ احمدانی)	۴۰روپے
۱۴۔	قومیں جو دھوکہ دیتی رہیں (مصنف رون ڈیوڈ ترجمہ رضی الدین سید)	۱۰۰روپے

www.OnlyOneOrThree.com

معرکۂ عظیم

رضی الدین سید

قیمت 40 روپے

یونیورسل ریسرچ فاؤنڈیشن

DAJAL IS COMING

قیمت 40 روپے

یونیورسل ریسرچ فاؤنڈیشن

خوفناک جدید صلیبی جنگ

قیمت 40 روپے

یونیورسل ریسرچ فاؤنڈیشن

کیا دجال کی آمد اور امام مہدی کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے؟

کیا دنیا ایک عظیم خونی معرکے کی جانب اندھا دھند بڑھ رہی ہے؟

کیا عیسائی، مسلمانوں کے خلاف آرمیگاڈون کی آگ بھڑکا رہے ہیں؟

ان اہم سوالوں کے جوابات آپ کو ان کتابوں میں ملیں گے۔

Hassan Ritbat & Graphics

Suite 39 Pak Center Pakistan Chowk Karachi. Ph : 2626092

اسرائیل کا قومی پرچم

اوپر اور نیچے کی دو نیلی پٹیاں دریائے فرات اور دریائے نیل کو ظاہر کرتی ہیں۔

Www.Only1Or3.com
OnlyOneOrThree.com

قیمت 40 روپے

Hassan Rabbat & Graphics
Ph : 2626092